Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE
EID SPECIAL NOVEL
عید اپنوں کے سنگ
از رفع علی

عید اپنوں کے سنگ

از قلم ارفع علی

All Rights Reserved

Copyright: Arfa Ali (Author)

Published by: Safar-e-Adab

Published On: safareadab.com

To get published with us, contact us via email or website:

safareadab.com

khanumaira@safareadab.com

adab@safareadab.com

Note: We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

ضروری بات

عید اپنوں کے سنگ کے تمام جملہ حقوق لکھاری " ارفع علی" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔

اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"لاہور شہر میں اس وقت گرمی نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ لوگوں نے پارکوں کا رخ کیا تاکہ ٹھنڈی ہوا سے لطف اٹھا سکیں، وہ اس وقت اپنے ہمسفر کی طرف دیکھ رہی تھی جو اس سے دور کھڑا موبائل پر بات کرنے میں مصروف تھا، سب سے اذیت والا لمحہ یہی ہوتا ہے جب اپنے ہمسفر کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی آپ کسی اور کو اہمیت دے کر اس سے بات کریں۔

وہ مسکرا کر کال کاٹتا ہوا اس کے پاس آیا تو وہ بینچ سے اٹھ گئی۔

" چلیں!" اس نے موبائل کو جیب میں رکھتے ہوئے پوچھا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی اور اس کے ساتھ کار کی جانب بڑھ گئی۔

کار میں بیٹھ کر اس نے اچٹتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی اور کھڑکی سے باہر کے مناظر دیکھنے لگی، تبھی ماضی کے کچھ حسین لمحے اس کے سامنے آئے۔

******

"عائزہ جلدی سے اٹھ جاؤ بھائی بلا رہے ہیں۔" سائرہ نے کمرے کے اندر آکر اسے اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کیا اسے ہماری شکایت مل گئی ہے؟" اس نے منہ کے زاویے بناتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں اب کیا ہو گا؟" سائرہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

"میں تمہارے بھائی سے ڈرتی نہیں ہوں، چلو۔" وہ ڈوپٹہ سر پر پہنتی ہوئی اس کے ساتھ کمرے سے نکل کر لاؤنج میں آئی تو وہ صوفے پر بیٹھا ہوا ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا۔

"تھوڑا اور جلدی آجاتی۔" وجدان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"میں نے تو سائرہ سے کہا بھی کہ بعد میں چلتے ہیں مگر اسے ڈر لگ رہا تھا کہ جلدی چلو۔" اس نے مسکراتے ہوئے اپنے ہی دھیان میں کہا اور جب اس پر نظر پڑی تو زبان کو دانتوں تلے دبا گئی۔

"جب میں نے تم دونوں کو منع کیا تھا کہ چھت پر بیٹ بال نہیں کھیلنا تو تم دونوں نے میری بات کیوں نہیں مانی؟ جس طرح برابر والوں کی کھڑکی کا شیشہ توڑا ہے اب اس کے پیسے بھی تم دونوں ہی دو گی۔" وجدان نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر بلند آواز میں کہا تو سکینہ بیگم اور فائزہ بیگم کمرے سے باہر نکل کر آ گئیں۔

"وجدان بھائی ہمارے پاس تو پیسے ہی نہیں ہیں۔" سائرہ نے آنکھوں کو پھیلاتے ہوئے بتایا۔

"تم دونوں کی اس مہینے کی پوکٹ منی سے ہی شیشہ بنانے کے پیسے جائیں گے، اس لیے اب ایسی شرارت کرنے سے پہلے سوچنا۔" وہ ان دونوں کو کہہ کر کمرے میں چلا گیا جبکہ وہ دونوں حیرت کے مارے اسے دیکھتی رہ گئیں۔

"تائی امی ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ ہم نے اس مرتبہ انٹر پاس ہونے کی خوشی میں پارٹی کرنی تھی اور اس نے تو ہمارے خوابوں پر پانی کی بالٹی انڈیل دی۔" عائزہ نے سکینہ بیگم کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں ہماری بات بھی تو نہیں مانتی۔" فائزہ بیگم نے غصے میں کہا اور وہاں سے چلی گئیں۔

"میں تم دونوں کو پیسے دے دوں گی، اب جلدی سے جا کر ڈنر کی تیاری کرو۔" سکینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں مسکراتی ہوئی کچن میں چلی گئیں جبکہ وہ ان دونوں کے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا کرتی ہوئی صوفے پر بیٹھ کر ٹی۔وی دیکھنے لگیں۔

****

"ماما آج کھانا کس نے بنایا ہے؟" صائم نے پوچھا۔

"آج ہم دونوں نے بہت زیادہ محنت کر کے کھانا بنایا ہے۔" سائرہ نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"میں بھی کہوں اس لیے بریانی کا ذائقہ چائینیز رائس جیسا کیوں آرہا ہے۔" صائم نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ دونوں اسے گھور کر رہ گئیں۔

"تمہیں تو یہ بھی بنانا نہیں آتا شکر کرو ہمارے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا مل گیا ہے۔" سائرہ نے چڑنے کے انداز میں کہا تو وجدان نے اسے گھورا۔

"ماما آج میں یہ چائینیز کھانا کھا رہا ہوں اگر ان دونوں نے پھر کبھی کھانا بنایا تو میں پزا آڈر کروں گا۔" صائم نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم نے کون سا تمہیں کہا ہے ہمارا اسپیشل بنا ہوا کھانا کھاؤ۔" عائزہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"خاموشی سے کھانا کھاؤ۔" وجاہت صاحب نے ان سب کو چپ رہنے کا اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگے۔

کھانا کھانے کے بعد ان دونوں نے برتن اٹھائے اور کچن میں چلی گئیں جبکہ باقی سب لاؤنج میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔

"سائرہ ادھر آؤ! میں تمہیں کچھ دکھاتی ہوں۔" عائزہ نے کہا تو وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا ہے؟" اس نے غصے میں پوچھا تو وہ اسے کھڑکی کے پاس لے کر آئی۔

"یہ کھڑوس انجینیئر کسی سے مسکرا کر بات کر رہا ہے، جلدی سے موبائل لے کر آؤ اس کی ویڈیو بنا کر اس کے پاس سینڈ کریں اور کیپشن میں لکھیں یہ تم ہو یا فقط ہمارا خواب ہے؟" اس نے پرسوچ انداز میں کہا تو سائرہ نے اس کی پیٹھ پر تھپڑ رسید کیا۔

"کیا ہے؟" وہ غصے میں چلا اٹھی۔

"اس کے سامنے تو تمہاری بولتی بند ہو جاتی ہے بڑی آئی ویڈیو سینڈ کروں گی۔" سائرہ نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا تو وہ منہ بنا کر رہ گئی۔

"تم چپ کرو ورنہ رومان بھائی سے تمہاری شکایت لگاؤں گی کہ یہ آپ کی برائی کر رہی تھی۔" اس نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

"اچھا اس بات کو چھوڑو۔ آؤ دیکھ کر آتے ہیں انجینیئر صاحب کس سے مسکرا کر بات کر رہا ہے۔" عائزہ نے کہا اور کچن سے باہر چلی گئی۔

"مجھے لگ رہا ہے یہ اپنی گرل فرینڈ سے بات کر رہا ہے۔" اس نے لان میں جا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم میرے بھائی کے بارے میں ایسی باتیں مت کرو، وہ کبھی کسی سے محبت کر ہی نہیں سکتا۔" سائرہ نے فخریہ انداز میں کہا۔

"وہ تو نظر آرہا ہے، میں تو کہتی ہوں تائی امی سے کہتے ہیں اس کی جلدی سے شادی کروائیں تاکہ ہماری اس کے غصے سے جان چھوٹ جائے۔" عائزہ نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"کس کی شادی کی بات ہو رہی ہے؟" وجدان نے ان دونوں کے پاس آکر پوچھا تو وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں، وہ کال کاٹ کر کب ان کے پاس آیا ان دونوں کو پتا ہی نہیں چلا۔

"وہ میری شادی کی بات کر رہے تھے۔" عائزہ نے جلدی سے کہا۔

"کیا مطلب ہے؟ تم لڑکی ہو کر خود اپنی شادی کی بات کر رہی ہو۔" وجدان نے غصے میں کہا تو وہ سائرہ کی جانب دیکھنے لگی۔

"میرا مطلب یہ نہیں تھا۔" اسے سمجھ نہیں آیا وہ جلدی میں کیا کہہ گئی تھی۔

"مطلب میں اچھے سے سمجھتا ہوں، میں ابھی جا کر چاچو اور چاچی سے کہتا ہوں جلدی سے اس کی رخصتی کروائیں۔" وجدان نے اندر کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو جلدی میں میرے منہ سے نکل گیا، پلیز ماما بابا کو مت بتاؤ۔" اس نے منت بھرے انداز میں کہا تو وہ دونوں بازو فولڈ کر کے اسے دیکھنے لگا۔

"آئندہ کے بعد سوچ سمجھ کر بات کرنا سمجھی؟ اور میرے کمرے میں چائے دے کر جاؤ۔" وہ اسے وارن کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ اسے کوستی ہوئی کچن میں چلی گئی۔

"اللہ پلیز میرے بھائی کو عائزہ سے محبت ہو جائے۔" ان دونوں کے چلے جانے کے بعد سائرہ نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا اور کچھ دیر بعد کچن میں چلی گئی۔

"سائرہ میری شرٹ کس نے جلائی ہے؟" وہ دونوں سو رہی تھیں جب کمرے کا دروازہ بجایا گیا۔ عائزہ تو گہری نیند میں تھی جبکہ وہ اٹھ کر دروازہ کھولنے گئی تو دیکھا رومان ہاتھ میں شرٹ پکڑے اس سے پوچھ رہا تھا۔

"یہ تو میں نے کل عائزہ کو استری کرنے کے لیے دی تھی۔" سائرہ نے آنکھوں کو مسلتے ہوئے بتایا تو وہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"کیا میں نے تمہیں کہا تھا کہ اسے شرٹ دو؟" رومان نے غصے میں پوچھا۔

"نہیں۔" اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو تم نے اسے شرٹ کیوں دی؟ جب پتا بھی ہے کہ اسے کپڑے استری کرنا نہیں آتے، لیکن ساری غلطی میری ہے جو میں نے تمہیں کام کرنے کا کہا۔" وہ غصے میں کہہ کر چلا گیا۔

"رومان بات تو سنو۔" وہ اس کے یوں غصہ کرنے پر اسے بلانے لگی مگر وہ بغیر پیچھے دیکھے چلا گیا۔

اس نے بیڈ کی طرف آ کر پانی کا جگ اٹھایا اور عائزہ کے اوپر انڈیل دیا تو وہ چلاتی ہوئی اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"تم پیچ کر دکھاؤ۔" اس نے بیڈ سے تکیے اٹھا کر اس پر اچھالتے ہوئے کہا تو وہ اسے گھورنے لگی۔

"تمہاری وجہ سے رومان مجھ سے ناراض ہو گیا ہے، تم نے اس کی شرٹ جلا دی۔" وہ نم آنکھوں سے کہہ کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"میں نے جان بوجھ کر نہیں جلائی۔" عائزہ نے اس کے پاس آ کر کہا۔

"تو تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟" اس نے غصے میں پوچھا۔

"میں بھول گئی تھی۔" عائزہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا تو وہ غصے میں وہاں سے چلی گئی جبکہ وہ کچھ دیر تو وہی پر بیٹھی رہی اور پھر فریش ہونے کی غرض سے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔

****

"تم فکر مت کرو میں ماما، بابا سے بات کروں گا۔" وجدان نے کمرے سے باہر آ کر فون پر بات کرتے ہوئے کہا تو وہ منہ پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگی، یعنی وہ درست سوچ رہی تھی۔

"وجدان بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" عائزہ نے جان بوجھ کر بلند آواز میں کہا تو وہ اس کی طرف دیکھنے لگا اور پھر کال کاٹ کر وہی پر کھڑا ہو گیا۔

"ہاں کہو۔" اس نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"میری دوست کے بھائی کی سالگرہ ہے آپ ماما سے اجازت لے کر دیں تاکہ سائرہ اور میں جائیں۔" اس نے اپنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا تو وہ اسے غور سے دیکھنے لگا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

پانچ فٹ دو انچ قد، سفید رنگت، براؤن گہری جھیل جیسی آنکھیں، وہ اس وقت بالوں کی ڈھیلی پونی بنائے، کندھے پر ڈوپٹہ رکھے اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کا سبب بن رہی تھی، اس نے جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کیا۔

"تمہاری دوست کے بھائی کی سالگرہ ہے تو تم جا کر کیا کرو گی؟" اس نے چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"وہ دراصل جب میری سالگرہ تھی تو اس نے مجھے چاکلیٹ گفٹ کی تھی اب میں اپنی ادھار نہیں رکھتی تو اسے گفٹ دے کر حساب برابر کرنا چاہتی ہوں۔" اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"تم پاگل تو نہیں ہو گئی جو چاکلیٹ دینے کے لیے سالگرہ پر جاؤ گی؟" اس نے غصے میں پوچھا۔

"اس کا بھائی ابھی میٹرک کلاس میں ہے اگر آپ کہیں تو آپ کے پیسوں سے اسے گھڑی بھی گفٹ کر دیتی ہوں۔" اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو اس کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کی، اور رہی بات گفٹ کی تو وہ تم صائم کے ہاتھوں بھیج دینا۔" وہ اسے کہہ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ بھی کندھے اچکاتی ہوئی لاؤنج میں چلی گئی۔

****

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

وجاہت چوہدری اور سجاد چوہدری دو بھائی تھے، دونوں اسلام آباد میں رہتے تھے، وجاہت چوہدری کی شادی اپنی کزن سکینہ سے ہوئی ان دونوں کے دو بچے تھے، سب سے بڑا چھبیس سال کا وجدان جس نے حال ہی میں اپنی پڑھائی مکمل کی تھی، اس کے بعد بیس سال کی سائرہ جو ابھی انٹر کے پیپر دے کر رزلٹ کا انتظار کر رہی تھی، رومان کی پسند سے سائرہ اور اس کی منگنی ہوئی تھی۔

وجاہت چوہدری سے چھوٹا سجاد چوہدری تھا۔ اس کی شادی اپنی خالہ زاد فائزہ سے ہوئی تھی، ان کے تین بچے تھے سب سے بڑا پچیس سال کا رومان جو پڑھائی مکمل کر کے وجاہت صاحب اور سجاد صاحب کے ساتھ ان کا بزنس سنبھال رہا تھا، اس کے بعد بیس سال کی عائزہ جو سائرہ کی ہم عمر تھی اور اب رزلٹ کا انتظار کر رہی تھی۔

عائزہ سے چھوٹا اور گھر کا شرارتی بچہ صائم تھا جو کہ میٹرک کلاس کا اسٹوڈنٹ تھا، اسلام آباد میں مقیم یہ جوائنٹ فیمیلی ہنستی مسکراتی زندگی گزار رہی تھی۔

****

"آئی ایم سوری! پلیز رومان اپنی ناراضگی ختم کردو۔" وہ ڈنر کرنے کے بعد جیسے ہی کمرے میں آیا جب سائرہ نے اندر داخل ہو کر کہا۔

"ایک شرط پر میں اپنی ناراضگی ختم کروں گا۔" رومان نے اس کی طرف دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔

"کون سی شرط؟" اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"میں گھر کے بڑوں سے شادی کے متعلق بات کروں گا تو جواباً تمہیں حامی بھرنے ہوگی۔" اس نے بغیر کسی تمہید کے کہا تو وہ حیرت کے سبب اسے دیکھنے لگی۔

"لیکن مجھے ابھی شادی نہیں کرنی ہے۔" اس نے کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے میں کسی اور لڑکی سے شادی کرلوں گا۔" اس نے شرارتی لہجے میں کہا تو وہ اسے دیکھنے لگی۔

"اگر تم نے کسی اور لڑکی سے شادی کرنے کا سوچا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔" اس نے لڑاکا عورتوں کی طرح دونوں بازو کمر پر رکھتے ہوئے کہا تو اسے ہنسی آگئی۔

"اچھا تو پھر تم مان جاؤ۔" رومان نے کہا۔

"تم نے کہا تھا تم مجھے پڑھنے دوگے۔" اس نے غصے میں کہا۔

"تم شادی کے بعد اپنی پڑھائی جاری رکھنا میں کونسا تمہیں منع کررہا ہوں۔" اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"میں سوچ کر بتاؤں گی۔" وہ کہہ کر جانے لگی۔

"جواب ہاں میں ہی ہونا چاہیے۔" رومان نے پیچھے سے ہانک لگائی تو وہ مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ وہ بڑوں سے بات کرنے کی غرض سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

****

وہ لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ کر موبائل میں مصروف ہو گئی تو وجدان نے اسے بلایا۔

"کیا ہوا؟" اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

"کس سے بات کر رہی ہو؟" وجدان نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھین کر غصے میں پوچھا تو اس نے اپنا موبائل جلدی سے لے لیا۔

"کسی سے بھی بات نہیں کر رہی تھی۔" اس نے بلند آواز میں کہا۔

"اچھا تو پھر مجھے موبائل چیک کرنے دو۔" اس نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا۔

"موبائل کیوں دوں تاکہ تم اس چڑیل کا نمبر نکال کر اس سے بات کرو۔" اس نے بھنویں سکوڑے پوچھا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

"کون سی چڑیل؟" اس نے ابرو اچکا کر پوچھا تو وہ خود کو کوسنے لگی وہ جذباتی ہو کر غصے میں کہہ گئی تھی۔

"وہ ہماری پڑوسن کہہ رہی تھی کہ تمہارا نمبر دوں تم اسے اچھے لگتے ہو۔" اس نے نظریں جھکاتے ہوئے بتایا۔

"تو تم اسے میرا نمبر دے دیتی۔" وجدان نے اسے غصہ دلانے کی غرض سے کہا جانتا تھا وہ اسے اچھی نہیں لگتی۔

"میں اسے تمہارا نمبر کیوں دوں؟ اس نے پچھلی مرتبہ بیٹ بال میں چیٹنگ کی تھی اور کھڑکی کا شیشہ اس نے توڑا جب انکل آئے تو اس نے ہمارا نام لیا۔" وہ بولنا شروع ہوئی تو بولتی ہی گئی۔

"جب میں نے تم دونوں کو منع کیا تھا کہ اس سے دوستی مت کرو تو کیوں کی؟ بہت اچھا ہوا۔

اب جاکر سو جاؤ کافی وقت ہو گیا ہے۔" اس نے اپنے موبائل پر آتی کال کو اٹینڈ کرتے ہوئے کہا تو وہ بغیر کچھ کہے کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ کال پر بات کرتا ہوا اپنے لیے چائے بنانے کی غرض سے کچن میں چلا گیا۔

" اترو گھر آ چکا ہے۔" وجدان کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں آتی ہوئی کار کا دروازہ کھول کر باہر آئی اور بغیر کچھ کہے اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔

آج دوسرا روزہ تھا تو وہ افطاری بنانے کی غرض سے کچن میں چلی گئی۔

وہ فریش ہو کر لاؤنج میں آیا تو اس کی نظر کچن میں گئی جہاں وہ پسینے میں شرابور کھڑی کام کر رہی تھی، چونکہ وہ فلیٹ میں رہتے تھے تو کچن اوپن تھا۔

"تم ایسا کرو فروٹ کاٹ لو اور جوس بناؤ باقی کچھ میں آرڈر کرتا ہوں۔" اس نے صوفے پر بیٹھے ہوئے کہا تو وہ اس کی جانب دیکھنے لگی۔

"میں بنالوں گی۔" اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

"تمھیں کوکنگ تو آتی نہیں ہے، ضد کر رہی ہو جو کہا ہے وہی کرو۔" اس نے غصے میں کہا تو وہ اس کی طرف دیکھنے لگی جو اب ٹی۔وی آن کر کے نیوز سن رہا تھا، اس کی آنکھوں میں نمکین پانی جمع ہونے لگا تو وہ جلدی سے کام کرنے لگی۔

افطاری کرنے کے بعد وہ نماز پڑھنے مسجد میں چلا گیا جبکہ وہ نماز پڑھنے کے بعد لاؤنج میں آکر بیٹھ گئی۔

"کمرے میں آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" وہ صوفے پر بیٹھی اپنی ہی سوچوں میں مصروف تھی جب وجدان کی آواز سن کر اس کی طرف متوجہ ہوئی وہ باہر سے ابھی آیا تھا، وہ کہہ کر چلا گیا تو وہ بھی اس کے پیچھے چلی گئی۔

"کہو۔" اس نے اتنا کہنے پر اکتفا کیا۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

"میں عید کے بعد ماہم سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، تم ابھی کسی کو کچھ مت بتانا میں بعد میں بتادوں گا اور ہاں اس کے بعد اگر تم چاہو تو میرے ساتھ یہاں رہ سکتی ہو اور چاہو تو اسلام آباد بھی جا سکتی ہو۔" اس کی بات سن کر اس کے لیے وہاں پر کھڑے رہنا مشکل ہو گیا اس کا دل چاہا وہ دھاڑے مار کر روئے وہ اتنی آسانی سے کیسے کہہ گیا تھا۔ شادی کے بعد تو اپنے ہمسفر سے محبت ہو ہی جاتی ہے مگر وہ تو اس کی طرف دیکھتا ہی نہیں تھا تو گویا محبت کیسے کرتا۔

"مجھے ماما، بابا سے بات کرنی ہے۔" اس نے ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا اس گھر سے اب ہمارا کوئی رشتہ نہیں ہے اس لیے میں تمہاری بات نہیں کروا سکتا۔" اس نے اٹل لہجے میں کہا۔

"مجھے ان سب کی یاد آرہی ہے۔" اس نے نم لہجے میں بتایا تو وہ اسے دیکھنے لگا۔

"مجھے معلوم ہے تم انھیں میری شکایت دینا چاہتی ہو، جب میں دوسری شادی کرلوں اس کے بعد جو دل میں آئے کرنا مگر ابھی میں تمہاری بات نہیں مان سکتا۔" وہ سخت لہجے میں کہہ کر موبائل میں مصروف ہو گیا، وہ جو ہر بات میں حاضر جواب ہوتی تھی اسے کچھ کہہ نہ سکی اور خاموشی سے کمرے سے باہر چلی گئی اس نے ترچھی نظروں سے عائزہ کی طرف دیکھا اور کندھے اچکا گیا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

******

رات کے گیارہ بج رہے تھے مگر وہ ابھی تک کمرے میں نہیں آئی تھی وہ بیڈ پر لیٹا کروٹ پر کروٹ بدل رہا تھا۔ آج وہ نہیں تھی تو اسے اس کی کمی محسوس ہونے لگی، وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو دیکھا وہ لاؤنج میں پڑے صوفے پر سو رہی ہے، وجدان نے اسے اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ نہیں اٹھی۔

"عائزہ اٹھو کمرے میں جا کر سو جاؤ۔" اس نے دھیمے لہجے میں کہا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور بغیر اسے کچھ کہے کمرے کے اندر چلی گئی اس کے نظر انداز کرنے پر اسے اپنی کہی گئی بات یاد آئی تو وہ گہرا سانس خارج کرتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔

****

سحری کے وقت بھی وہ خاموش ہی تھی اس کے سامنے کھانے کے لوازمات رکھ کر وہ خود کچن میں چلی گئی۔

"عائزہ مجھے چائے دینا۔" وجدان نے جان بوجھ کر بات کرنے کی غرض سے کہا۔

"میں نے چائے ٹیبل پر رکھ دی ہے۔" اس نے کچن سے ہی کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔

وہ سحری کرنے کے بعد لاؤنج میں آئی اور صوفے پر بیٹھ کر ٹی۔وی دیکھنے لگی۔

"تم نے کھانا کھایا؟" وجدان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں مگر تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹیبل سے سامان اٹھا کر کچن میں رکھنے گئی۔

اس کی بات پر وہ غصے میں مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا مگر کچھ کہا نہیں کیونکہ کل سے اب تک وہ ابھی ہی مسکرائی تھی۔

******

اگلے دن اتوار تھا تو وجدان سحری کر کے سو گیا جبکہ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تو اس کی نظر وجدان کے موبائل پر پڑی، چاہتے ہوئے بھی اس نے موبائل نہیں اٹھایا، اسے گھر والوں کی یاد آنے لگی۔

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟" وہ جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوا عائزہ کی آواز سن کر اس سے پوچھا۔

"وجدان بھائی مجھے آئسکریم کھانے باہر جانا ہے مگر رومان نہیں چل رہا۔" اس نے اپنے نظر نہ آنے والے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو سائرہ نے اسے آنکھ ماری، اسے ہنسی تو بہت آئی جسے بروقت اس نے قابو کیا۔

"اس میں رونے والی کیا بات ہے، ویسے بھی مجھے باہر کچھ کام ہے میرے ساتھ چلو۔" اس نے اپنا لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تو اس کا دل چاہا خوشی سے بھنگڑے ڈالے۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR LIFE

"میں تیار ہو کر آتی ہوں۔" اس نے آہستہ سے کہا اور سائرہ کو اشارہ کرتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔

"وجدان کہاں جا رہے ہو؟" سکینہ بیگم نے اس سے پوچھا۔

"ماما مجھے ضروری کام ہے اور عائزہ اور سائرہ کو آئسکریم پالر بھی لے کر جانا ہے۔" اس نے موبائل کو جیب میں رکھتے ہوئے بتایا۔

"ابھی تو آئے ہو، کچھ دیر آرام کر لیتے۔" انہوں نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔

"ماما! آپ پریشان مت ہوں، میں واپس آکر آرام کروں گا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر کچن میں چلی گئیں جبکہ اس نے اپنے قدم باہری دروازے کی جانب بڑھائے۔

****

وہ کار کو ٹیک لگائے ان کا انتظار کر رہا تھا جب وہ دونوں مسکراتی ہوئی آئیں۔

"کار میں بیٹھو۔" وہ کہہ کر کار میں جا بیٹھا تو وہ بیک سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ سائرہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تو وجدان کار کو زن سے ڈرائیو کر گیا۔

"مجھے چاکلیٹ فلیور چاہیے۔" عائزہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، میں آتا ہوں۔" وجدان کہہ کر وہاں سے چلا گیا تو وہ دونوں باتیں کرنے لگیں۔

"ایکسکیوز می! کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟" پچیس سال کے لڑکے نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر پوچھا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"کیوں تم ہماری پھوپھی کے بیٹے ہو جو یہاں پر بیٹھو گے؟" عائزہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا وہ اچھے گھرانے کا لگ رہا تھا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"لیکن ہماری تو پھوپھی ہے ہی نہیں۔" سائرہ نے اس کی یاد دہانی کروائی۔

"تم چپ چاپ بیٹھی رہو۔" عائزہ نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا تو اس لڑکے کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی۔

"کیا ہوا اب کیوں کھڑے ہو؟" عائزہ نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" وجدان نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں اپنے دوست کے ساتھ یہاں آیا تھا پھر تمہیں دیکھا تو تم سے بات کرنے آیا مگر تم دوسری طرف چلے گئے تو میں ان کے پاس آیا مگر تمہاری کزن تو غصے میں میری کلاس لینے کی کوشش کر رہی ہے۔" فیضان نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا تو وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں۔

"تم نے ہمیں بتایا تو نہیں کہ تم وجدان بھائی کے دوست ہو۔" عائزہ نے آئسکریم کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں بتانے ہی والا تھا مگر وجدان آ گیا۔" اس نے عائزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اب اسے نظر انداز کر کے آئسکریم سے لطف اندوز ہو رہی تھی جبکہ وجدان کا دل چاہا فیضان کو یہاں سے بھیج دے۔

وہ کچھ دیر اس سے باتیں کرنے کے بعد چلا گیا تو اس نے ان دونوں کو چلنے کا کہا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ہم نے سمجھا تم ہمیں زنگر برگر بھی کھلاؤ گے مگر تم تو انتہا کے کنجوس آدمی ہو۔" عائزہ نے اس کے پیچھے آتے ہوئے بلند آواز میں کہا تو وہ کار کے پاس کھڑا ہو گیا۔

"تمیز سے بات کرو، پورے چھ سال تم سے بڑا ہوں۔" وجدان نے انگشت شہادت اٹھائے اسے باور کروایا۔

"بہت شکریہ مجھے یاد دلانے کے لیے، میں تو سمجھ رہی تھی تم بوڑھے آدمی ہو جو ہر وقت بچوں کو ڈانٹتا رہتا ہے۔" عائزہ نے منہ کے زاویے بناتے ہوئے کہا۔

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" وجدان نے غصے میں کہا۔

"بھائی چلیں!" سائرہ کی آواز سن کر وہ کار میں جا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"بد تمیز!" وہ بڑبڑاتی ہوئی بیک سیٹ پر بیٹھ گئی تو سائرہ نفی میں سر ہلا کر وجدان کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی، ان کے بیٹھنے کے بعد اس نے کار کو اسپیڈ میں ڈرائیو کیا۔

******

"ماما! اپنے اس موٹے بیٹے کو سمجھائیں میری چاکلیٹ کھا گیا ہے۔" عائزہ نے لاؤنج میں آکر فائزہ بیگم سے کہا تو وہ ان دونوں کو گھورنے لگیں۔

"خود تو جل جل کر پتلی ہو گئی ہو اب مجھ جیسے ہینڈسم لڑکے سے مت جلو۔" صائم نے سیڑھیوں کی طرف جا کر بلند آواز میں کہا تو وہ اس کے پیچھے بھاگی۔

"موٹے آج تم مجھ سے بچ کر دکھاؤ۔" عائزہ نے زینے چڑھتے ہوئے کہا تو وہ منہ بنا کر کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ اس کے پیچھے گئی اس سے قبل کے وہ اس کے کمرے میں جاتی اس کا ٹکراؤ ہو گیا اور وہ دھڑام کی آواز سے نیچے گر گئی۔

"ماما۔" اس نے بلند آواز میں کہا تو وہ دونوں بازو فولڈ کر کے اسے دیکھنے لگا۔

"دیکھ کر چلا کرو۔" وہ سخت لہجے میں کہہ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ اسے مختلف القابات سے نوازتی ہوئی اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔

گھر کے بڑے ڈرائنگ روم میں بیٹھے میٹنگ کر رہے تھے جبکہ وہ تینوں اس وقت لاؤنج میں کھڑے ٹہل رہے تھے۔

"مجھے لگ رہا ہے، تمہاری شادی کی بات ہو رہی ہے۔" عائزہ نے دروازے کے پاس جا کر کان لگاتے ہوئے کہا تو سائرہ نے غصے میں اسے گھورا۔

"شکر ہے ایک مصیبت سے تو جان چھوٹے گی۔" صائم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

"موٹے تم تو چپ رہو۔" سائرہ نے اس کا کان پکڑتے ہوئے کہا تو وہ دبی ہوئی آواز میں چیخ اٹھا۔

"میری دوست کی شادی ہے۔" عائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ شرما کر نظریں جھکا گئی۔

"اچھا اب مجھ سے تو مت شرماؤ۔" عائزہ نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

"کیا مسلئہ ہے؟ میں جا رہی ہوں۔" سائرہ نے چڑنے کے انداز میں کہا تبھی کمرے سے چلانے کی آوازیں آنے لگیں۔

وہ تینوں دروازے کے پاس جا کر سننے لگے وجدان کے چلانے کی آوازیں آرہی تھیں۔

"ماما میں چاہتا ہوں اس عید سے قبل میری شادی کروائیں۔" رومان نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ پہلے تو سب اسے حیران ہو کر دیکھنے لگے اس کے بعد فائزہ بیگم نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

"میں بھی چاہتی ہوں میرے بیٹے کی شادی ہو جائے۔" ان کے مسکرا کر کہنے پر سب ان کی طرف دیکھنے لگے۔

"ہم پہلے سائرہ سے پوچھیں گے اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ کریں گے۔" وجاہت صاحب نے روعب دار لہجے میں کہا۔

"جی بھائی جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔" سجاد صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم نے ایک اور فیصلہ بھی کیا ہے، ہم چاہتے ہیں رومان اور سائرہ کی شادی کے ساتھ وجدان اور عائزہ کی بھی شادی ہو جائے تاکہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جائیں۔" وجاہت صاحب کہہ کر خاموش ہو گئے جبکہ فائزہ بیگم نے سجاد صاحب کی طرف دیکھا خوشی کی رمک ان کے چہرے پر آئی تھی۔

"بابا! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں میں ماہم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" وجدان نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہم نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا ہے ہم خاندان سے باہر شادی نہیں کرتے ہیں تو اس بات کو اپنے ذہن سے نکال دو۔" وجاہت صاحب نے کھڑے ہو کر اٹل لہجے میں کہا۔

"میں ماہم کو پسند کرتا ہوں اور اسی سے شادی کروں گا۔" وجدان نے غصے میں کہا تو رومان اس کے پاس آیا۔

"کیا ہو گیا ہے؟ تم تایا ابو سے اس لہجے میں بات کر رہے ہو۔" اس نے سنجیدگی سے کہا تو وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر دور ہو گیا۔

"چاہے کچھ بھی ہو جائے میں عائزہ سے شادی نہیں کروں گا، چھ سال مجھ سے چھوٹی ہے اور مجھے اس سے شادی کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، آپ نے دیکھا ہے کوئی کام ڈھنگ سے کرتی نہیں ہے۔" وجدان نے تیکھے لہجے میں کہا تو کمرے میں خاموشی چھا گئی، وہ اس کے سامنے کھڑا اس کی بہن کے بارے میں کہہ رہا تھا۔

"زبان سنبھال کر بات کرو اگر تم نے شادی نہیں کرنی تو ٹھیک ہے مگر میری بہن کے بارے میں ایک لفظ بھی مت بولنا۔" رومان نے انگشت شہادت اٹھائے اسے کہا۔

"وجدان ہم نے بہت پہلے سے ہی عائزہ اور تمہاری بات طے کی تھی، اگر تم نے اس غیر لڑکی سے شادی کی تو ہم تم سے سارے تعلقات توڑ دیں گے۔" وجاہت صاحب نے غصے میں اسے باور کروایا۔

"بابا آپ سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے، میں نے عائزہ کو ہمیشہ اپنی بہن کی مانند سمجھا ہے، ماما آپ ہی بابا کو سمجھائیں۔" وجدان کہہ کر سکینہ بیگم کی طرف گیا تو وہ اس سے رخ موڑ کر کھڑی ہو گئیں۔

"تمہارے پاس دو دن کا وقت ہے، سوچ سمجھ کر ہمیں بتانا، ہم رومان اور سائرہ کی شادی کے ساتھ تمہاری اور عائزہ کی شادی بھی کروانا چاہتے ہیں، کہتے ہیں اولاد تو بوڑھے ماں باپ کا سہارا ہوتی ہے مگر مجھے لگ رہا ہے تم اس غیر لڑکی کی وجہ سے ہمیں چھوڑ کر چلے جاؤ گے۔" وجاہت صاحب نے افسوس بھرے لہجے میں کہا اور صوفے پر بیٹھ گئے تو سجاد صاحب اور رومان اس کے پاس آئے جبکہ وہ غصے میں لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا، اپنے بارے میں وجدان کے منہ سے یہ سب سن کر وہ روتی ہوئی کمرے میں چلی گئی تو سائرہ بھی اس کے پیچھے گئی۔

موبائل کی رنگ ٹون سے اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تو اس نے اپنے آنسو صاف کیے اور ٹیبل سے موبائل اٹھا کر دیکھا ماہم کی کال تھی، اس نے ناچاہتے ہوئے بھی موبائل کو رکھ کر وجدان کو اٹھایا تو وہ کچھ دیر بعد اٹھ کر اس سے موبائل لے کر کال پر بات کرنے لگا۔ وہ اس پر اپنے جذبات واحساسات ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی چہرے پر بغیر کوئی تاثر رکھے بیٹھی رہی۔

"سنو! آج افطاری میں فیضان اور ماہم کو میں نے دعوت دی ہے، تم تیاری کر لینا۔" اس نے کال کاٹ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میری طبیعت خراب ہے اور ویسے بھی تمہارے دوست آرہے ہیں تو تم خود ہی تیاری کر لینا۔" وہ غصے میں کہہ کر بیڈ سے اٹھنے لگی جب وجدان کی بات سن کر اس نے اپنے قدم روک دیے۔

"تم شاید یہ بات بھول گئی ہو، تم اس وقت میرے گھر میں رہائش پذیر ہو اگر میں چاہوں تو تمہیں ابھی اسلام آباد بھیج سکتا ہوں، پھر گھر والوں کو جواب دینا کہ میں نے اپنے شوہر کے کام نہیں کیے تو اس نے مجھے یہاں بھیج دیا۔" وہ غصے میں پھنکارا تھا۔

"شوہر! کس شوہر کی بات کر رہے ہو؟ جس نے کبھی اپنی بیوی کو محبت بھری نظر سے دیکھا ہی نہیں ہے، کہتے ہیں نکاح کے دو بولوں میں بہت طاقت ہوتی ہے اور نکاح کے بعد میاں بیوی کو ایک دوسرے سے محبت ہو جاتی ہے، مگر تم تو ابھی بھی اس لڑکی کے پیچھے بھاگ رہے ہو جو کبھی تمہاری تھی ہی نہیں۔ پتا ہے تم جیسے پتھر دل اور خود غرض آدمی کے دل میں نکاح کے بعد بھی محبت جیسے احساسات پیدا نہیں ہوتے۔" وہ کب سے برداشت کی گئی باتوں کو آج اس پر آشنا کر گئی تھی جبکہ وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا، شرارتی سی عائزہ اسے بہت کچھ سمجھا گئی تھی وہ پہلی بار اسے اپنی عمر سے بڑی لگی تھی، اس کے بعد وہ وہاں پر رکی نہیں بلکہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ وہ اس کے رویے پر ناسمجھی سے سوچنے لگا۔

******

صبح سے وہ ڈرائنگ روم میں دروازہ بند کر کے بیٹھی ہوئی تھی، وہ لاؤنج میں بیٹھ گیا، اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اگر وہ اس سے محبت نہیں کرتی تو آج تلخ کیوں ہو گئی تھی، اس کے موبائل پر سائرہ کی کال آئی تو اس نے کچھ دیر کے بعد اٹینڈ کی۔

"السلام علیکم! بھائی کیسے ہیں؟" اس نے خوش ہوتے ہوئے سلام کیا، بہت دنوں کے بعد وجدان نے اس کی کال اٹینڈ کی تھی۔

"وعلیکم السلام! میں بلکل ٹھیک ہوں، تم سناؤ کیسی ہو اور گھر میں سب کیسے ہیں؟" وجدان نے بے خودی میں اس سے پوچھ لیا۔

"سب ٹھیک ہیں اور آپ دونوں کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں اب تو آ جائیں نا۔" سائرہ نے نم آواز میں کہا۔

"بابا اور ماما نے میرے حق میں فیصلہ نہیں کیا تھا، اس لیے میں نہیں آ سکتا۔" اس نے کہا۔

"بھائی! عائزہ اس کا کیا قصور ہے۔ وہ تو کم عمر تھی اور اسے اپنی عمر کا لڑکا بھی تو مل سکتا تھا ناں؟ مگر اس نے بڑوں کی بات مان کر آپ سے شادی کی اور آپ ابھی تک ناراض ہیں۔" سائرہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

"عائزہ میری پسند نہیں ہے، اور تم تو یہ بات اچھی طرح سمجھ سکتی ہو کہ من پسند شخص کے ساتھ زندگی آسانی سے گزاری جا سکتی ہے۔" وہ اپنے ہی خیالوں میں کہہ رہا تھا جب اس کی نظر ڈرائنگ روم کے دروازے پر گئی، وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ وہاں پر کھڑی تھی۔

وہ اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کر کے سائرہ سے بات کرنے لگا جبکہ وہ کچن میں چلی گئی۔

"تم افطاری بنا رہی ہو کیا؟" وجدان نے کچن میں آ کر اس سے پوچھا۔

"ہاں اور صرف اس لیے کیونکہ میرے بڑوں نے سکھایا ہے گھر میں چاہے دشمن ہی کیوں نہ آ جائے اس کی اچھی طرح سے مہمان نوازی کرنی چاہیے، تم یہ مت سمجھنا کہ میں تمہاری وجہ سے کام کر رہی ہوں۔" وہ لفظوں کو چبا کر کہتی ہوئی

اپنے کام میں مصروف ہو گئی جبکہ وہ اس وقت شہد کے چھتے میں ہاتھ ڈال کر خود کو مصیبت میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا اس لیے صبر کا گھونٹ پی کر کچن سے باہر نکل گیا۔

شام کے چھ بجے فیضان، اس کی بیوی اقراء اور ماہم آئے تو وجدان نے ان کو لاؤنج میں بٹھایا، وہ چاروں یونیورسٹی کے دوست تھے اور تب سے ایک دوسرے سے ملتے رہتے تھے، عائزہ نے لاؤنج میں آکر ان کو سلام کیا تو ماہم نے اسے غور سے دیکھا، سفید رنگ کی شارٹ فراک پر پجامہ اور لال رنگ کا ڈوپٹہ سر پر پہنے، بالوں کو کیچر میں مقید کئے، سفید رنگت وہ دوسروں کو اپنی طرف کھینچنے کا سبب بنتی تھی، تبھی فیضان بھی مسکرا کر اس سے بات کرنے لگا تو وجدان نے عائزہ کی طرف دیکھا وہ بھی مسکرا کر اس سے بات کر رہی تھی تو نہ جانے کیوں اسے جلن محسوس ہوئی۔

"عائزہ میرا موبائل لے کر آنا۔" وجدان نے اسے وہاں سے بھیجنے کی غرض سے کہا تو وہ بغیر اس کی طرف دیکھے کمرے میں چلی گئی۔

"وجدان تمہاری بیوی تو بہت خوبصورت ہے۔" اقراء نے کہا تو ماہم کو غصہ ہی آگیا۔

"اب وجدان سے زیادہ تو خوبصورت نہیں ہے۔" ماہم نے منہ کے زاویے بناتے ہوئے کہا تو وہ تینوں ہنسنے لگے۔

عائزہ اسے موبائل دے کر کچن میں گئی تو اقراء بھی اس کے پاس چلی گئی۔

وجدان ان کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گیا تو ان دونوں نے لوازمات رکھنا شروع کئے۔

"بیٹھ جائیں افطاری کا وقت ہو گیا ہے۔" وہ جوس رکھ کر جیسے ہی جانے لگی جب فیضان نے اسے کہا تو وہ بغیر کچھ کہے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

جیسے ہی لاہور شہر میں افطاری کا وقت ہوا تو انہوں نے دعا پڑھ کر افطاری کی، عائزہ نے ماہم کے آگے پکوڑوں کی پلیٹ رکھی اور خود کھانے کی جانب متوجہ ہوئی۔

"اتنی تیز مرچ کون ڈالتا ہے؟" ماہم نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

Safar-e-Adab BEING THE SPRING OF YOUR LIFE

"کیا ہوا ماہم؟" وجدان نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"تمہاری بیوی نے اتنی تیز مرچ ڈالی ہیں۔" اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"پکوڑے تو بہت چٹ پٹے بنائے ہیں تیز مرچ تو نہیں ہیں۔" اقراء نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو فیضان اور وجدان بھی اثبات میں سر ہلا گئے جبکہ عائزہ سے اپنی مسکراہٹ چھپانا مشکل ہو گیا، اس نے جان بوجھ کر اس کے لیے علیحدہ پکوڑے فرائے کیے تھے جس میں اس نے بھر بھر کے لال مرچ ڈالے تھے۔

"وجدان میں پھر کبھی آؤں گی۔" اس نے کھڑے ہو کر کہا تو فیضان اور اقراء بھی کھڑے ہو گئے۔

"آپ لوگ تو بیٹھ جائیں۔" عائزہ نے فیضان اور اقراء کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوکنگ بہت اچھی کی تھی اب ہم چلتے ہیں۔" اقراء نے کہا اور اس سے مل کر چلی گئی جبکہ وہ کمرے میں گئی اور منہ پر ہاتھ رکھ کر جو ہنسی تو ہنستی ہی چلی گئی۔

"تو یہ سب تم نے کیا ہے؟" وجدان نے کمرے میں داخل ہو کر ابرو اچکا کر پوچھا تو اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

"ہاں میں نے کیا ہے۔" اس نے فخریہ انداز میں بتایا۔

"تمہیں اس سے جلن ہو رہی تھی کیا؟" وجدان نے پوچھا۔

"اس میک اپ کی دکان سے میں جلوں گی؟" اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"آئندہ ایسی حرکت مت کرنا۔" وہ اسے کہہ کر دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

"میک اپ کی دکان اللہ کرے تمہاری گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو جائے، تمہارے پاؤڈر کی جگہ لال مرچ ہوں، اور تمہیں موٹا شوہر ملے۔" وہ زیر لب بڑبڑائی تھی جبکہ کمرے سے نکلتے ہوئے وجدان نے اس کی بڑبڑاہٹ سن کر اپنی مسکراہٹ روکی۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

******

دن ایسے ہی گزر رہے تھے آج پندرھواں روزہ تھا، وجدان جاب پر گیا ہوا تھا جبکہ وہ اکتائی سی گھر کا کام کر کے لاؤنج میں بیٹھ گئی، وہ جو گھر میں جان بوجھ کر کام نہیں کرتی تھی لاہور آنے کے بعد سارا کام سیکھ گئی تھی، اس کے دل میں محبت کے جذبات پروان ہونے لگے تھے مگر وجدان وہ تو دوسری شادی کرنے کا ارادہ کئے بیٹھا تھا، وہ صوفے پر بیٹھی آنکھیں موند گئی۔

دو دن بعد وجدان جاب سے واپس آیا تو سکینہ بیگم اور فائزہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھیں، وہ ان کو سلام کر کے کمرے میں جانے ہی لگا تھا جب سکینہ بیگم کی بات سن کر وہی پر رک گیا۔

"وجدان تم ناراض ہو؟ میں نے وجاہت سے کہا ہے وہ تمہاری پسند کی لڑکی سے تمہاری شادی کروائے مگر وہ اس کے خلاف ہے، تم ایک بار سوچ لو، عائزہ بہت پیاری بچی ہے تم اس کے ساتھ اچھی زندگی بسر کر سکتے ہو۔" سکینہ بیگم نے صوفے سے اٹھ کر اس کے پاس آکر کہا تو وہ حیرانی سے ان کی جانب دیکھنے لگا۔

"ماما میں نے کچھ مہینے قبل بھی ماہم کے بارے میں بات کی تھی تب آپ دونوں نے کہا تھا سوچ کر بتائیں گے اور اب آپ انکار کر رہے ہیں۔" وجدان نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو فائزہ بیگم وہاں سے چلی گئیں جبکہ سکینہ بیگم نے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"وجدان تم ایک غیر لڑکی کی وجہ سے اپنے بابا، سجاد بھائی اور فائزہ کا دل دکھا رہے ہو، ان پر کیا گزر رہی ہو گی تم ان کی بیٹی کے بارے میں کہہ رہے ہو۔" سکینہ بیگم نے غصے میں کہا تو وہ ان کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ عائزہ کی وجہ سے اسے ماہم سے شادی کرنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے، وہ غصے میں سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا اور دھڑام کی آواز سے دروازہ کھول کر اس کے کمرے کے اندر داخل ہوا تو وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"تمہاری وجہ سے بابا مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں؟

تم ابھی کے ابھی جا کر ان سے کہو کہ تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔" وجدان نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"وجدان بھائی میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔" اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"سب کچھ تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے، اور تم انجان بن رہی ہو۔" وہ تلخ لہجے میں کہہ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"میں ایسا کچھ بھی نہیں کہوں گی، پہلے ہی تایا ابو کی طبیعت خراب ہے، میں نہیں چاہتی وہ میری وجہ سے پریشان ہوں۔" عائزہ نے اٹل لہجے میں کہا تو اس نے غصے میں دیوار پر مکا مارا۔

"اس کا مطلب ہے تم انکار نہیں کرو گی؟" اس نے بھنویں سکوڑے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

"میں آخری بار کہہ رہا ہوں جا کر انکار کر دو ورنہ ساری زندگی پچھتاتی رہو گی۔" وجدان نے نرم لہجے میں کہا شاید وہ اس کی بات مان جائے۔

"میں انکار نہیں کروں گی۔" عائزہ نے کہا تو اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

"تم مجھ سے چیلنج کر رہی ہو، تو پھر ٹھیک ہے، آگے دیکھنا کیا ہوتا ہے۔" اس نے تلخی سے کہا۔

"وجدان بھائی آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟ مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا؟" اس نے شائستگی سے پوچھا۔

"اب بھائی مت کہو کیونکہ بہت جلد میں تمہارا شوہر بننے والا ہوں۔" وہ کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ وہ اس کے رویے کے بارے میں سوچتی رہ گئی۔

******

رات کے ڈنر پر وہ سب ڈائننگ ٹیبل کے گرد بیٹھے ہوئے تھے جب وجدان نے ان سب کی طرف دیکھ کر اپنی بات کا آغاز کیا۔

"بابا میں عائزہ سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں، لیکن میری ایک شرط ہے۔" اس نے دھیمے لہجے میں کہا تو سب اس کی جانب دیکھنے لگے۔

"کون سی شرط؟" وجاہت صاحب نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"شادی کے بعد میں عائزہ کے ساتھ لاہور شفٹ ہو جاؤں گا اور میری مرضی کے بغیر عائزہ سے ملنے کوئی نہیں آئے گا۔" اس نے آہستہ سے بات کرتے ہوئے کہا تو سب اس کی طرف دیکھنے لگے جبکہ رومان غصے میں کھڑا ہو گیا۔

"ہم تمہاری منت نہیں کر رہے کہ عائزہ سے شادی کرو، میری بہن کو تم سے اچھا لڑکا مل سکتا ہے۔" رومان نے اس کا کالر پکڑتے ہوئے کہا تو وہ کھڑا ہو گیا۔

"ہاں مگر بابا نے کہا ہے کہ ہم دونوں کی بات بہت پہلے سے طے ہے، تو اس کی شادی مجھ سے ہی ہو گی۔" وجدان نے سپاٹ چہرے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سکینہ بیگم سمیت سب اسے دیکھنے لگے۔

"ٹھیک ہے ہمیں تمہاری شرط قبول ہے، ہم بھی دیکھتے ہیں آخر کب تک تم اپنی منمانی کرتے ہو، مگر یاد رکھنا اگر ہماری بیٹی کو تھوڑی سی بھی تکلیف آئی یاں پھر اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تو ہم سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" وجاہت صاحب نے کھڑے ہو کر غصے میں کہا اور وہاں سے چلے گئے۔

سجاد صاحب نے اس پر ایک نگاہ ڈالی اور اٹھ کر چلے گئے۔

"تم دونوں برتن سمیٹ کر سو جانا۔" سکینہ بیگم کہہ کر چلی گئیں تو عائزہ نے برتن اٹھائے اور کچن میں چلی گئی جبکہ وجدان نے سائرہ کی طرف دیکھا جو شکایت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"عائزہ سے کہو میرے کمرے میں ایک کپ چائے دے کر جائے۔" اس نے کہا اور وہاں سے چلا گیا تو وہ اٹھ کر کچن میں گئی۔

"عائزہ! بھائی نے کہا ہے ان کے کمرے میں چائے دے کر جاؤ۔" سائرہ نے اس کے ساتھ کھڑے ہو کر بتایا۔

"سائرہ میں اس کھڑوس انجینیئر کے کمرے میں نہیں جاؤں گی پتا نہیں کیا بول رہا تھا۔" اس نے برتن رکھتے ہوئے کہا۔

"عائزہ پلیز چلی جاؤ، تمہیں پتا تو ہے بھائی جلدی غصہ کرتے ہیں۔" اس نے چائے کے لیے پانی رکھتے ہوئے کہا۔

"سائرہ میں اس انسان سے شادی کیسے کروں گی؟ میں تو ہمیشہ سے اسے اپنا بھائی سمجھتی آئی ہوں، بابا اور تایا ابو پتا نہیں کیوں چاہتے ہیں کہ میری اس سے شادی ہو جائے۔" اس نے اداس لہجے میں کہا۔

"تم پریشان مت ہو، ہمارے بڑے سوچ سمجھ کر ہی ہمارے لیے فیصلہ کرتے ہیں، اور کبھی کبھار والدین کے فیصلے اولاد کے لیے بہترین ثابت ہوتے ہیں، اس لیے تم اداس مت ہو۔" سائرہ نے کہا تو وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو گئی۔

"اور وجدان بھائی! وہ تو کسی اور سے محبت کرتے ہیں۔" عائزہ نے پر سوچ انداز میں کہا تو سائرہ زور سے ہنسنے لگی۔

"اب تو بھائی مت کہو، وہ تمہارے ہونے والے شوہر ہیں۔" سائرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیادہ بدتمیزی کرنی کی ضرورت نہیں ہے۔" عائزہ نے منہ بسور کر کہا اور چائے بنانے لگی۔

"تم چائے دے کر آنا میں کمرے میں جا رہی ہوں۔" سائرہ نے ڈائننگ ٹیبل سے برتن اٹھا کر دھوئے اور کچھ دیر اس کے ساتھ باتیں کرنے کے بعد کمرے میں چلی گئی تو اس نے کپ میں چائے نکالی اور ٹرے پر رکھ کر وجدان کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

"آجاؤ۔" اس نے جیسے ہی دروازہ نوکڈ کیا تو اندر سے اس کی آواز آئی، وہ گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتی ہوئی اندر گئی تو وہ لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مگن تھا، وہ آہستہ سے چلتی ہوئی بیڈ کی طرف گئی تو اس نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

وہ چائے کا کپ رکھ کر جیسے ہی جانے لگی جب وجدان نے اسے روکا۔

"بیٹھو!" اس نے حکمیہ لہجے میں کہا تو وہ بیڈ کے کونے پر بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا؟ جلدی بولو سائرہ میرا انتظار کر رہی ہو گی۔" اس نے بغیر اس کی طرف دیکھے کہا تو اس نے چائے کا کپ اٹھایا۔

"تمہیں اس رشتے سے کوئی مسلئہ تو نہیں ہے؟" وجدان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بڑوں نے فیصلہ کیا ہے تو ہمارے لیے بہتر ہی ہو گا۔" اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

"تم کسی خوش فہمی میں مبتلا مت ہونا، میں ماہم سے محبت کرتا ہوں اور صرف بابا کی وجہ سے تم سے شادی کر رہا ہوں۔" اس نے تیکھے لہجے میں کہا۔

"تو پھر انکار ہی کر لو میں کون سا تمہارے لیے مرے جا رہی ہوں۔" اس نے بیڈ سے اٹھ کر بغیر اس کی پرواہ کئے کہا تو وہ اس کی دیدہ دلیری پر اسے دیکھنے لگا۔

"تم کچھ زیادہ بولنے لگ گئی ہو، یہ مت بھولو کہ تم شادی کے بعد یہاں پر نہیں رہو گی۔" وجدان نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"تم جیسا کھڑوس انجینیئر دھمکی دینے کے علاوہ اور کر ہی کیا سکتا ہے؟ مگر یاد رکھنا میں بھی عائزہ سجاد ہوں، اچھے سے تمہیں جواب دے سکتی ہوں۔" اس نے ایک ادا سے کہا تو وہ غصے میں اسے گھورنے لگا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"عائزہ!"

"اچھا اب ڈانٹنا مت کیونکہ میں تمہاری ہونے والی بیوی ہوں۔" اس سے قبل کے وہ آگے کچھ کہتا وہ شرما کر اسے زچ کرنے کے لیے کہتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ وہ غصے میں پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

اگلے دن وجاہت صاحب نے شادی کی تاریخ طے کی تو گھر میں شادی کی تیاریاں شروع کر دی گئیں، سکینہ بیگم اور فائزہ بیگم شاپنگ کرنے کے لیے بازار چلی گئیں جبکہ مرد حضرات نوکری پر چلے گئے، صائم نے اسکول سے آکر اپنا بیگ لاؤنج میں رکھا اور عائزہ کو بلند آواز میں بلانے لگا۔

"عائزہ!"

اس نے بے تابی سے کہا تو وہ کمرے سے باہر آئی۔

"کیا ہوا چیخ کیوں رہے ہو؟" اس نے غصے میں پوچھا۔

"ہماری پڑوسن چھت پر کھڑی بیٹ بال کھیل رہی ہے اور اس دن میری بال جو ان کی چھت پر گئی تھی وہ اسی کے ہاتھ میں ہے۔" اس نے ایک ہی سانس میں بتایا۔

"تمہیں کس نے بتایا؟" اس نے تفتیشی انداز میں پوچھا۔

"میں نے خود دیکھا ہے، وہ ابھی اپنے بھائی کو بلا رہی تھی اور اس کے ہاتھ میں بال تھی۔" اس نے منہ کے زاویے بناتے ہوئے بتایا۔

"اچھا تو پھر چلو، آج یہ مجھ سے بچ کر دکھائے۔" وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تو سائرہ نے کچن سے باہر نکل کر ان دونوں کی جانب دیکھا۔

"ان کا کچھ نہیں ہو سکتا۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی کچن کے اندر چلی گئی۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اے موٹی ہمارا بال دو۔" صائم نے دیوار کے قریب جا کر کہا تو وہ لڑکی غصے میں اسے دیکھنے لگی۔

"موٹی کسے کہا؟" اس نے غصے میں پوچھا۔

"تمہارے علاوہ اور کوئی موٹی دکھ رہی ہے کیا؟" صائم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بدتمیز! موٹی ہو گی تمہاری بہن، تمہاری کزن اور تمہاری ہونے والی بیوی، اب کہا ناں پھر مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" اس نے غصے میں چلاتے ہوئے کہا تو صائم اسے چڑانے کے لیے ہنسنے لگا۔

"تم نے مجھے اور سائرہ کو موٹی کہا؟ تم خود ہو موٹی، سارا دن کھاتی رہتی ہو اور آئی بڑی موٹی کہنے والی۔" عائزہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تو وہ غصے میں سرخ ہو گئی۔

"تو تم بھی کھاؤ، کس نے منع کیا ہے، مگر مجھے نظر لگانے کی ہر گز بھی ضرورت نہیں ہے۔" اس نے فخریہ انداز میں کہا تو وہ غصے میں پہلو بدل گئی، اس سے قبل کے وہ کچھ کہتی وجدان کی آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا جو دونوں بازو فولڈ کئے اسے گھور رہا تھا۔

"عائزہ! نیچے چلو۔" اس نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں اس سے اپنا بال لوں گی اس کے بعد ہی جاؤں گی۔" اس نے آہستہ سے کہا تو وہ لڑکی وہاں سے چلی گئی جبکہ وجدان کو دیکھ کر صائم بھی وہاں سے چلا گیا۔

"تمہیں سمجھ نہیں آئی کیا؟ نیچے چلو۔" وہ غصے میں دھاڑا تھا۔ وہ کچھ دیر قبل ہی گھر آیا تو سائرہ نے اس کا دروازہ کھولا اور پانی کا گلاس دیا تو اس نے سب کے بارے میں پوچھا۔ سائرہ نے اسے سب کے بارے میں بتانے کے بعد عائزہ اور صائم کا بتایا تو وہ چھت پر چلا آیا، وہاں پر عائزہ کو جھگڑتے ہوئے دیکھ کر اسے غصہ ہی آ گیا تبھی اسے بلایا۔

وہ غصے میں بڑبڑاتی ہوئی جیسے ہی جانے لگی جب وجدان کی آواز سن کر رک گئی۔

"آئندہ کے بعد میں تمہیں یوں جھگڑتے ہوئے نہ دیکھوں، اور ہاں یہ بال یہاں مت رکھنا۔" وجدان نے اسے کڑے تیور لیے دیکھ کر کہا اور اس کے بالوں کی لٹ کی طرف اشارہ کیا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

"تم سے پوچھ کر میں کچھ نہیں کروں گی۔" وہ منہ بنا کر کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تو وہ کچھ دیر وہاں کھڑے رہنے کے بعد گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتا ہوا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

****

گھر میں شادی کی تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں، رومان کو سائرہ کے لیے بہت خوشی ہو رہی تھی کہ وہ ہمیشہ کے لیے اس کی ہونے والی ہے، مگر عائزہ کے بارے میں سوچ کرنا جانے وجدان اسے خوش رکھے گا بھی یا نہیں۔ یہ سب سوچ کر اسے اداسی ہونے لگتی، بڑوں کے فیصلے کی وجہ سے وہ کچھ بول بھی نہیں سکتا تھا۔

مایوں اور مہندی کی رسم گھر میں کی گئی تھی جبکہ آج دونوں کی بارات تھی۔

اسلام آباد میں موجود بڑے سے ہال میں شادی کی تقریب رکھی گئی تھی، سارے مہمان اور رشتے دار ہال میں آچکے تھے۔

عائزہ لال رنگ کے چولی لہنگے، سر پر بڑا سا لال رنگ کا ڈوپٹہ اوڑھے، ڈارک میک اپ، ہیوی جیولری، ہاتھوں میں مہندی اور بھری بھری چوڑیاں وہ دکھنے میں اپنی عمر سے خاصی بڑی لگ رہی تھی جبکہ سائرہ مہرون رنگ کا چولی لہنگا پہنے، مہرون ہی رنگ کا ڈوپٹہ سر پر پہنے، ڈارک میک اپ اور ہیوی جیولری پہنے وہ دونوں لڑکیوں کے ساتھ آئیں اور صوفے پر بیٹھ گئیں، ان کے آنے کے کچھ دیر بعد ہی بارات کا شور اٹھا۔ سکینہ بیگم، وجاہت صاحب، صائم اور ان کے کچھ رشتے دار بارات لے کر آئے تھے، فائزہ بیگم اور سجاد صاحب نے مسکرا کر لڑکیوں کے ساتھ ان پر پھول نچھاور کیے، وجدان اور رومان سفید رنگ کا سوٹ زیب تن کئے، بالوں کو جیل سے سیٹ کئے اسٹیج کی طرف چلے گئے اور پھر مسکرا کر صوفے پر بیٹھے تو لوگ ان سے ملنے آئے۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

وجدان نے اپنے برابر میں نظر دوڑائی تو حیران ہی رہ گیا، وہ اسے خوبصورت لگی تھی مگر اس نے جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کر لیا۔

رومان صوفے پر بیٹھنے کے بعد مسکرا کر سائرہ سے بات کر رہا تھا جبکہ وہ شرما کر اس کی باتوں کے جواب میں سر جھکا گئی۔

****

وہ اس وقت وجدان کے کمرے میں بیٹھی ہوئی اس کا انتظار کر رہی تھی، اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا کمرہ اس کی پسند کے مطابق سیٹ کیا گیا تھا، تبھی وجدان کمرے میں داخل ہوا تو وہ گھونگھٹ کو نیچے کر کے بیٹھ گئی۔

"کس خوشی میں میرا انتظار کر رہی ہو؟" وجدان نے بیڈ پر بیٹھ کر تلخ لہجے میں کہا تو وہ اپنا گھونگھٹ ہٹا کر اسے دیکھنے لگی۔

"میں نے کب تمہارا انتظار کیا؟" اس نے اپنی آنکھوں کو پھیلاتے ہوئے پوچھا تو وہ جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کر گیا، وہ اس وقت اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔

"اچھا تو پھر یہاں پر کیوں بیٹھی ہو؟" اس نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"میں یہاں نہیں بیٹھ سکتی کیا؟" اس نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یوں میک اپ کیئے تیار ہو کر نہیں بیٹھ سکتی۔" وجدان نے کہا تو وہ اپنے لہنگے کو پکڑ کر بیڈ سے کھڑی ہو گئی۔

اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی جیولری اتاری اور پھر اپنے بیگ کی تلاش میں ارد گرد دیکھنے لگی مگر بیگ وہاں پر نہیں تھا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"میرا بیگ کہاں ہے؟" اس نے وجدان کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"واڈروب میں ہے۔" اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر اپنی ورسٹ واچ رکھتے ہوئے بتایا تو وہ واڈروب کھول کر اپنے کپڑوں کی تلاش میں ارد گرد دیکھنے لگی اور کپڑے مل جانے کے بعد واشروم میں چلی گئی۔

وہ بیگ نکال کر اس میں اپنے کپڑے اور ضرورت کی چیزیں رکھنے لگا اور دوسرا بیگ اٹھا کر اس میں عائزہ کے کپڑے نکال کر رکھنے لگا تبھی وہ واشروم سے نکل کر باہر آئی اور لہنگے کو واڈروب میں رکھا۔

"وجدان بھا۔ آپ کہاں جا رہے ہیں؟" اس نے جمائی لیتے ہوئے پوچھا۔

"کیا کہا پھر سے کہنا؟" اس نے بیگ کی زپ بند کر کے پوچھا تو وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"وجدان بھا۔" وہ ابھی کہہ ہی رہی تھی جب سمجھ آنے پر زبان دانتوں تلے دبا گئی۔

"شاید تم بھول گئی ہو کچھ گھنٹے قبل ہی ہمارا نکاح ہوا ہے۔" وجدان نے اسے یاد دلایا۔

"وہ میں تو۔" اسے سمجھ نہیں آئی کیا جواب دے۔

"اب ایسی غلطی مت کرنا اور جا کر سو جاؤ کل ہمیں لاہور جانا ہے۔" اس نے کہا۔

"لیکن ہمارا گھر تو یہ ہے۔" اس نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"میں نے لاہور میں گھر لیا ہے اور تم میری بیوی ہو تو میرے ساتھ وہی پر رہو گی۔" وجدان نے اس کی طرف دیکھ کر کہا اور واشروم کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ اس کی بات سمجھ کر اسے کوستی ہوئی بیڈ پر لیٹ کر اپنے اوپر چادر تان گئی۔

وہ کچھ دیر بعد باہر آیا تو اسے بیڈ پر لیٹے دیکھ کر اسے غصہ ہی آ گیا۔

"عائزہ اٹھو! جا کر صوفے پر لیٹو یہاں میں سوتا ہوں۔" وجدان نے اس کے سامنے کھڑے ہو کر کہا مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور سوتی رہی۔

"اٹھو۔" وجدان نے دوبارہ سے کہا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی، اس نے سمجھا وہ سو گئی ہے تو لائٹ بند کر کے بیڈ کے کونے پر لیٹ گیا، جبکہ عائزہ نے بامشکل اپنی ہنسی قابو کی، وہ آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کر رہی تھی جب اس کی آواز سن کر جان بوجھ کر سونے کی اداکاری کی اسے تنگ بھی تو کرنا تھا، اس کے سونے کے بعد وہ بھی دوسری سائیڈ کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔

******

BEING THE STRING OF YOUR KITE

صبح ناشتے کے وقت وہ وجدان کے ہمراہ آئی اور سلام کر کے بیٹھ گئی تو سکینہ بیگم اور فائزہ بیگم نے اس سے وجدان کے رویے کے بارے میں پوچھا۔ وہ مسکرا کر سب ٹھیک ہے کا بتا گئی۔

کچھ دیر بعد رومان اور سائرہ بھی مسکراتے ہوئے آئے اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئے۔

"ماما، بابا میں آج لاہور جا رہا ہوں۔" وجدان نے دھیمے لہجے میں بتایا۔

"کیوں؟" وجاہت صاحب نے یک لفظی سوال پوچھا۔

"میں نے وہاں پر گھر لیا ہے، اور میرا کام بھی اب لاہور میں ہے۔" اس نے بتایا تو سب اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"وجدان! تمہیں معلوم تو ہے عائزہ کبھی ہمارے بغیر کہی گئی ہی نہیں ہے تو پھر وہ کیسے وہاں پر قیام کرے گی؟" فائزہ بیگم نے فکر مند ہوتے ہوئے پوچھا۔

"چاچی آپ فکر مت کریں میں اس کا خیال رکھوں گا۔" وجدان نے عائزہ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرانے لگی۔

"تایا ابو، بابا اگر اس کی وجہ سے میری بہن کو تھوڑی سی بھی تکلیف آئی تو میں اس کی جان لے لوں گا۔" رومان نے اس کی طرف دیکھ کر غصے میں کہا تو وہ پھیکی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اسے دیکھنے لگا۔

"عائزہ میری بیوی ہے اور میں جانتا ہوں مجھے اس کا خیال رکھنا ہے۔" اس نے بریڈ پر جیم لگاتے ہوئے کہا تو سجاد صاحب نے اس کی طرف دیکھا۔

"ہمیں امید ہے تم عائزہ کا خیال رکھو گے اور اسے کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دو گے۔" سجاد صاحب نے ناشتہ کرتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گیا تو سب کھانے کی جانب متوجہ ہو گئے۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ سب سے مل کر روتی ہوئی اس کے ساتھ کار میں بیٹھ گئی تو اس نے کار ڈرائیو کرنا اسٹارٹ کی۔ وہ ڈش بورڈ پر سر رکھے رو رہی تھی جب وجدان کی آواز پر اس کی جانب دیکھنے لگی۔

"اپنا موبائل دینا۔" اس نے ترچھی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عائزہ نے پرس سے موبائل نکال کر اسے دیا۔

وجدان نے اس کے موبائل سے سم نکالی اور موبائل کو اپنی جیب میں رکھ دیا جبکہ وہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی۔

"تم نے سم کیوں نکالی؟ میرا موبائل واپس کرو۔" عائزہ نے غصے میں کہا۔

"تمہیں اب اس کی ضرورت نہیں ہوگی اس لیے یہ میرے پاس ہی رہے گا۔" وجدان نے گاڑی کو ٹرن کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے موبائل دو، میں نے گھر والوں سے بات کرنی ہے۔" عائزہ نے چڑتے ہوئے کہا۔

"آج سے ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس لیے تم میری اجازت کے بغیر کسی سے بات نہیں کر سکتی۔" وجدان نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تو وہ کچھ دیر خاموش رہی، وہ ایک لڑکی کے نہ ملنے پر اپنے سگے خون کے رشتوں سے تعلق توڑنے کی بات کر رہا تھا، اس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تو وہ اپنا رخ کھڑکی کی جانب کر کے باہر کے مناظر دیکھنے لگی۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔" کچھ دیر بعد عائزہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا۔

"تو میں کیا کروں؟" وجدان نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"گاڑی روکو! میں خود ہی ریستوران جاؤں گی، اور ہاں اب یہ مت کہنا کے میرے پاس پیسے نہیں ہوں گے، مجھے تایا ابو اور بابا نے پیسے دیے ہیں۔" اس نے اپنے ہی خیالوں میں کہا تو اس کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

"ابھی خاموشی سے بیٹھی رہو، جب ریستوران آئے گا تو میں کار روک دوں گا۔" اس نے تنگ ہوتے ہوئے کہا تو وہ منہ بسور کر بیٹھ گئی۔

وجدان نے اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کی تبھی اس کے موبائل پر کال آئی تو وہ کال اٹینڈ کر کے بات کرنے لگا۔

ان کی گاڑی آبادی سے کچھ دور تھی اس نے کال کاٹ کر موبائل ڈش بورڈ پر رکھا اور ترچھی نظروں سے عائزہ کی طرف دیکھا وہ آنکھیں موندیں سو رہی تھی، وہ گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتا ہوا ڈرائیونگ کرنے لگے۔

******

"عائزہ گھر سے چلی گئی ہے تو دیکھو کیسے خاموشی چھا گئی ہے، ابھی اس کی عمر ہی کیا تھی جو اتنا جلدی شادی کروادی۔" فائزہ بیگم نے روتے ہوئے کہا۔

"ہم نے بلکل ٹھیک ہی فیصلہ کیا ہے، بیٹیاں اپنے گھر کی ہو جائیں تو والدین کو پریشانی نہیں ہوتی، ویسے بھی وجدان اچھا لڑکا ہے اسے خوش رکھے گا۔" سجاد صاحب نے پرسکون ہو کر کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی لاؤنج میں چلی گئیں۔

"سائرہ تمہاری عائزہ سے بات ہوئی ہے کیا؟" وہ لاؤنج میں آئی تو سب ہی بیٹھے ہوئے تھے تبھی انہوں نے سائرہ سے پوچھا۔

"چاچی اس کا موبائل بند جا رہا ہے، میں کچھ دیر بعد دوبارہ کال کر کے دیکھتی ہوں۔" سائرہ نے آہستہ سے بات کرتے ہوئے بتایا تو وہ صوفے پر بیٹھ گئیں۔

******

شام کے پانچ بج رہے تھے جب وجدان نے کار کو سائیڈ پر روکا اور اپنے دوست سے فلیٹ کی چابی لے کر آیا، وہ جو کچھ دیر قبل ہی نیند سے بیدار ہوئی تھی، بھوک سے اس کا برا حال تھا، صبح ناشتے کے علاوہ اس نے کچھ کھایا ہی نہیں تھا،

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

اسے باہر جاتے ہوئے دیکھ کر وہ سمجھی تھی وہ کھانے کے لیے کچھ لینے جا رہا ہے مگر اسے چابی لیتے دیکھ کر اسے غصہ ہی آ گیا۔

"کہاں جا رہی ہو؟" وہ جیسے ہی کار کا دروازہ کھول کر باہر جانے لگی، وجدان نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ریستوران جا رہی ہوں اگر تم نے بھی آنا ہے تو آ جاؤ۔" اس نے غصے میں کہا۔

"تم نے یہاں کے راستے دیکھے ہیں جو ریستوران جا رہی ہو؟" وجدان نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"میں کسی سے پوچھ لوں گی۔" اس نے کہا تو اس کے عنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی، وہ اسے کافی دنوں کے بعد مسکراتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر جاؤ۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"ٹھیک ہے اگر میں راستہ بھول گئی نا پھر تم گھر والوں کو جواب دینا، کنجوس آدمی صبح سے کچھ کھلایا نہیں ہے۔" وہ اپنا پرس اٹھا کر باہر نکل گئی جبکہ وہ وہی پر کار کو روکے اسے دیکھنے لگا، وہ ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی، اس کے موبائل پر ماہم کی کال آئی تو وہ مسکرا کر بات کرتا ہوا کار کو ڈرائیو کر کے چلا گیا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

******

وجدان نے فلیٹ کے اندر داخل ہو کر بیگ رکھے اور کچھ دیر آرام کرنے کی غرض سے آنکھیں موند گیا، اس کا فلیٹ بازار سے تھوڑا ہی آگے تھا اس لیے وہ عائزہ کو وہاں پر چھوڑ کر بے فکری سے آیا تھا۔

رنگ ٹون کی آواز پر اس نے آنکھیں کھول کر موبائل کی جانب دیکھا وجاہت صاحب کی کال تھی، اس نے کال اٹینڈ کر کے ان کو اپنے پہنچنے کا بتایا تو انہوں نے عائزہ سے بات کروانے کا کہا۔

وہ جو اسے بھول کر آرام کر رہا تھا، اس کے بارے میں اسے پریشانی ہونے لگی، وہ وجاہت صاحب سے کہہ کر عائزہ آرام کر رہی ہے، کال کاٹتا ہوا باہر نکل گیا۔

اس نے بازار میں آکر عائزہ کو ڈھونڈا، جس جگہ پر وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا وہ وہاں پر نہیں تھی وہ پیدل چلتا ہوا بازار میں اسے ڈھونڈنے لگا مگر وہ اسے نظر نہیں آئی، اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں جبکہ چہرے پر پریشانی چھلک رہی تھی اگر اسے کچھ ہوا تو گھر والوں کے رویے کا سوچ کر اسے فکر ہونے لگی۔

وہ وہاں پر کھڑا ارد گرد دیکھ رہا تھا جب کسی نے روتے ہوئے اسے بلایا۔

وہ زور و شور سے رو رہی تھی، وجدان نے اس شرارتی لڑکی کو پہلی مرتبہ یوں روتے ہوئے دیکھا تھا۔

"عائزہ کیا ہوا؟ رو کیوں رہی ہو؟" وجدان نے پوچھا مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا، ارد گرد موجود آدمی ان دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے

"کسی نے کچھ کہا ہے؟" وہ اسے گلی میں لے کر آیا جہاں پر کوئی نہیں تھا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔" اس نے روتے ہوئے کہا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اچھا پہلے رونا تو بند کرو، تمہارا سارا میک اپ خراب ہو گیا ہے لوگ تمہیں دیکھ کر ڈر جائیں گے۔"

وجدان نے اس کو ہنسانے کی غرض سے کہا مگر وہ اس کی بات کو نظر انداز کر کے وہی پر کھڑی رہی۔

"بتاؤ تو آخر ہوا کیا ہے؟" اس مرتبہ وجدان نے غصے میں پوچھا۔

"میں ماما، بابا کو بتاؤں گی تم نے مجھے صبح سے کچھ بھی نہیں کھلایا اور نہ ہی ریستوران لے کر گئے۔ کچھ آدمی میرا پیچھا کر رہے تھے اور مجھ سے پرس چھیننے کی کوشش کی تو ایک انکل نے لوگوں کو بلا کر انھیں مارا۔" اس نے روتے ہوئے بتایا تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا، اس نے تو بھوک کی شکایت کی تھی۔

"اچھا اب چلو میں ریستوران جا رہا ہوں۔" اس نے کہا۔

"مجھے تمہارے ساتھ ہر گز بھی نہیں جانا جو جان بوجھ کر اپنی بیوی کی پرواہ کئے بغیر اسے چھوڑ کر چلا جائے، مجھے تمہارے ساتھ رہنے کا شوق نہیں ہے، میرا موبائل دو مجھے اسلام آباد جانا ہے۔" وہ غصے میں چیخ اٹھی تھی۔

"عائزہ چلو۔" وجدان نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا اور بازار کا رخ کیا تو وہ حیرت کے سبب اسے دیکھنے لگی، وہ کھانا پیک کروا کر فلیٹ کی جانب اپنے قدم بڑھا گئے۔

وہ فلیٹ کے اندر داخل ہوئی تو چاروں طرف دیکھنے لگی، چھوٹا لاؤنج بنا ہوا تھا اس کے سامنے دو کمرے اور اوپن کچن تھا، وہ کمرے کے اندر چلی گئی اور اپنا پرس صوفے پر رکھ کر وہی پر بیٹھ گئی۔

تبھی وجدان ٹرے میں کھانا رکھ کر اندر داخل ہوا۔ اب اس سے بھوک برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا تبھی اس نے جیسے ہی کھانا رکھا وہ کھانے لگی جبکہ وہ صوفے پر بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا۔

"تم گھور کیوں رہے ہو؟" عائزہ نے پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"یہ کھانا میرے لیے بھی ہے مگر تم اکیلے ہی کھا رہی ہو۔" وجدان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تم نے مجھے کچھ بھی نہیں کھلایا مگر تم فکر مت کرو میں تمہاری طرح ہر گز بھی نہیں ہوں، تم میرے ساتھ کھانا کھا سکتے ہو۔" عائزہ نے کھانا کھاتے ہوئے کہا تو وہ اسے گھورنے کے بعد اس کے ساتھ کھانا کھانے لگا بھوک تو اسے بھی لگی تھی۔

وہ کھانے کے بعد اٹھ کر باہر چلی گئی اور لاؤنج میں موجود ٹی۔وی کو آن کر کے صوفے پر بیٹھ کر دیکھنے لگی۔

وجدان نے کچن میں جا کر برتن رکھے اور اس کے ساتھ فاصلہ بنا کر بیٹھ گیا۔

"سنو! تم جس لڑکی سے محبت کرتے ہو اس کا نام کیا ہے؟" عائزہ نے ٹی۔وی سے نظریں ہٹا کر پوچھا۔

"ماہم ہے، مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو؟" اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"وہ لڑکا بھی لڑکی سے محبت کرتا ہے، اس لیے پوچھا۔" اس نے ٹی۔وی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا تو وہ بھی اس کے ساتھ ٹی۔وی دیکھنے لگا۔

"تم جاکر سو جاؤ۔" وجدان نے اسے نیند میں جھولتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"ابھی نہیں بعد میں جاؤں گی۔" اس نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں سنائی نہیں دیتا کیا؟" وہ غصے میں دھاڑا تھا۔

"میں تمہاری بیوی ہوں پھر بھی ڈانٹ رہے ہو۔" وہ ریموٹ صوفے پر رکھ کر پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی تو وہ ٹی۔وی کو بند کرکے موبائل اٹھا کر بات کرنے کی غرض سے بالکنی کی طرف چلا گیا۔

*****

دن ایسے ہی گزر رہے تھے، وجدان صبح کو جاب پر جاتا شام کو واپس آتا تھا جبکہ عائزہ گھر میں رہ کر اکتا گئی تھی، جب سے وہ وہاں آئی تھی گھر والوں سے دو بار ہی اس کی بات ہوئی تھی۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

شام کے چھ بج رہے تھے وہ کچن میں کھڑی کھانا بنانے کی کوشش کر رہی تھی جب دروازہ بجایا گیا۔ وہ ڈوپٹہ سر پر پہنتی ہوئی دروازہ کھولنے گئی تو وجدان ہاتھ میں موبائل پکڑے کھڑا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی ہم عمر لڑکی تھی، وہ اس وقت شارٹ شرٹ اور جینز میں ملبوس بال کھولے، چہرے پر ڈارک میک اپ کئے اسے گھور رہی تھی۔

"اندر نہیں آنے دو گی کیا؟" ماہم کی آواز سن کر وہ سائیڈ پر ہو گئی تو وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔

عائزہ کچن میں گئی اور ان کے لیے پانی لے کر آئی، ماہم نے بڑے غور سے اس کا جائزہ کیا تو وہ نظریں جھکا گئی۔

"وجدان تمہاری بیوی تو بڑی سمجھدار لگ رہی ہے، کیا تم نے اسے ہمارے بارے میں بتایا ہے؟" ماہم نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں میں نے بتایا ہے۔" اس نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے بتایا تو عائزہ سمجھ گئی یہ وہی لڑکی ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے، وہ بغیر کچھ کہے کچن میں چلی گئی۔

عائزہ چائے کا ٹرے جیسے ہی ٹیبل پر رکھ رہی تھی تو ماہم نے اپنا پاؤں اس کے سامنے کیا، وہ لڑکھڑائی تو ماہم کے ہاتھ پر چائے گر گئی۔

"کیا بدتمیزی ہے، دیکھ کر نہیں چل سکتی کیا؟" ماہم نے چلاتے ہوئے کہا تو وجدان نے ان دونوں کی طرف دیکھا۔

"عائزہ تم جاؤ۔" ماہم کو غصے میں سرخ ہوتے دیکھ کر اس نے کہا تو وہ ٹرے ٹیبل پر رکھ کر کمرے میں چلی گئی۔

"تمہاری بیوی نے جان بوجھ کر کیا ہے۔" اس نے صوفے سے کھڑے ہو کر کہا۔

"وہ جان بوجھ کر کیوں کرے گی؟ تم بیٹھو میں نے پزا آرڈر کیا ہے۔" اس نے موبائل کو جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے اسے میرے بارے میں بتایا ہے تو اسے جلن ہو رہی ہو گی اس لیے اس نے کیا ہے۔" ماہم نے اپنے تحت بات کہی تو وجدان صوفے پر بیٹھ کر اسے منانے لگا جبکہ کمرے کے اندر اس کی آواز واضح طور پر جا رہی تھی۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"میک اپ کی دکان اب دیکھنا میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں۔" عائزہ نے غصے میں کہا اور صوفے پر بیٹھ گئی۔

ان کی شادی کو کافی مہینے ہو گئے تھے، گھر والوں سے اس کا رابطہ ختم ہو چکا تھا، وہ شروع میں تو وجدان کو خوب تنگ کرتی تھی، آہستہ آہستہ وجدان کا رویہ تبدیل ہونے لگا وہ ہر بات پر اس سے غصے میں بات کرنے لگا تھا، ماہم اکثر ان کے گھر آتی اور وجدان کو شادی کرنے کا کہتی وہ جو سمجھ رہی تھی کہ وجدان کے دل میں اپنی محبت کے جذبات پنپنے دے گی مگر ماہم نے اس کی کوشش ناکام کر دی، اب وہ بھی اسی کی طرح نظر انداز کرنے لگی تھی تاکہ وجدان کو اس کی اہمیت ہو جائے مگر وہ تو ماہم سے شادی کرنے کا ارادہ کئے بیٹھا تھا۔

دروازہ بجنے کی آواز پر اس نے آنکھیں کھولیں اور آہستہ سے چلتی ہوئی دروازہ کھولنے گئی۔ وجدان لیپ ٹاپ ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا وہ اسے سلام کر کے اندر چلی گئی تو اس نے جواب دے کر دروازہ بند کیا۔

وہ جو سمجھ رہا تھا وہ اس سے جلدی آنے کی وجہ پوچھے گی مگر اس نے نہیں پوچھا تو وہ صوفے پر بیٹھ کر خود ہی اس سے مخاطب ہوا۔

"عائزہ تم تیار ہو جاؤ، آج فیضان نے افطاری پر بلایا ہے۔" اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بتایا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر کمرے میں چلی گئی جبکہ اسے یوں سنجیدہ دیکھ کر وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو گیا۔

کیا وہ اس کے رویے کی وجہ سے سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ گئی تھی یاں پھر گھر والوں کی یاد اسے ستا رہی تھی، اس نے موبائل اٹھا کر سائرہ کا نمبر ڈائل کیا کال جا رہی تھی مگر اٹھائی نہیں گئی، وہ گہرا سانس خارج کر کے وجاہت صاحب کا نمبر ڈائل کرنے لگا مگر نمبر بند تھا، اسے اب پریشانی ہونے لگی۔

"میں نے تمہارے کپڑے نکال دیے ہیں۔" تبھی عائزہ کی آواز پر اس نے سامنے کی طرف دیکھا وہ سفید رنگ کی شارٹ فراک، پجامہ زیب تن کئے، سفید ہی ڈوپٹہ سر پر پہنے کھڑی تھی، وہ بھی تو خوبصورت تھی مگر کیوں ابھی تک اسے اس سے محبت نہیں ہوئی تھی؟ وہ اثبات میں سر ہلاتا ہوا کمرے کی جانب بڑھ گیا تو وہ بھی چوڑیاں پہننے کی غرض سے کمرے میں چلی گئی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ دونوں فیضان کے گھر آئے تو اس کی والدہ اور اقراء ان کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھ گئیں، اس کی بہن بھی وہاں پر آئی تو اسے اپنی فیمیلی یاد آنے لگی۔ اس کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا تو وہ اقراء کے ساتھ گھر دیکھنے چلی گئی۔

"عائزہ کیا وجدان اور تمہارے درمیان جھگڑا چل رہا ہے؟" اس نے کمرے کے اندر داخل ہو کر اس سے پوچھا تو وہ کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئی۔ اتنے مہینوں سے جن باتوں پر صبر کیا تھا وہ اسے یاد آئیں تو اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ وہ صوفے پر بیٹھ کر دھاڑے مار کر رونے لگی، آج اسے رونے کے لیے کندھا میسر ہوا تھا۔ عائزہ نے روتے ہوئے اسے دیکھا تو اقراء اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"تم میری چھوٹی بہن کی مانند ہو، بتاؤ کس بات پر رو رہی ہو؟" اس نے پوچھا تو عائزہ نے شادی سے لے کر وجدان کے رویے اور گھر والوں سے بات نہ ہونے تک بتایا تو وہ حیران ہی رہ گئی۔ اتنا ہینڈسم اور اپنے دوستوں سے اچھی طرح بات کرنے والا شخص اپنی بیوی اور گھر والوں سے یہ رویہ اختیار رکھتا تھا۔

"تم پھر بھی اس کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہو، میں تو کہتی ہوں واپس چلی جاؤ اور گھر والوں کو اس کے رویے کے بارے میں بتاؤ۔" اس نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اسے یوں چھوڑ کر نہیں جا سکتی، وہ لڑکی تو چاہتی ہی یہی ہے کہ میں گھر چھوڑ کر چلی جاؤں اور وہ میرے گھر میں آ جائے۔" اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔ اگر سائرہ یاں پھر فائزہ بیگم اسے یوں سمجھداری سے بات کرتے ہوئے دیکھتی تو حیران ضرور ہو جاتیں۔

"عائزہ میری بات یاد رکھنا جب تک تم خود کو اہمیت نہیں دو گی تو کوئی اور بھی تمہیں اہمیت نہیں دے گا، تم وجدان کے سامنے خود کو تیار رکھو تاکہ وہ ماہم کی طرف دیکھے ہی نہیں۔" اس نے عائزہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"افطاری کا وقت ہونے والا ہے، آپ دونوں آ جائیں۔" اس سے قبل کے عائزہ کچھ کہتی فیضان کی بہن نے اندر آ کر بتایا۔

وہ دونوں اس کے ساتھ کمرے سے باہر چلی گئیں۔

افطاری کے بعد چائے کا دور چلا تو وہ سب آپس میں باتیں کرنے لگے، عائزہ مسکرا کر ان سے بات کر رہی تھی، فیضان کی والدہ نے اسے اپنی بیٹی کہا تو اسے فائزہ بیگم کی یاد آئی۔ رات آٹھ بجے کے قریب وہ وہاں سے نکل کر گھر کے لیے روانہ ہوئے۔

"مجھے آئسکریم کھانی ہے۔" وہ جیسے ہی آئسکریم پالر کے سامنے سے گزر رہے تھے جب عائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے کار روکی اور اس کی طرف دیکھا اس کے چہرے سے خوشی چھلک رہی تھی۔

وہ اسے بیٹھے رہنے کا کہہ کر کار سے باہر نکل گیا تو وہ اس کے موبائل کی جانب دیکھنے لگی اس کا دل چاہا گھر والوں سے بات کرے تبھی وجدان نے اسے آئسکریم دی اور ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔ وجدان نے ترچھی نظروں سے اس کی طرف دیکھا وہ اپنے ہی خیال میں آئسکریم کھا رہی تھی، اس نے سوچا تھا وہ ماہم سے شادی کرنے کے بعد عائزہ کو گھر چھوڑ کر آئے گا۔

"تم کھاؤ گے کیا؟" عائزہ کی آواز پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"نہیں۔" اس نے نفی میں سر ہلایا تو وہ کندھے اچکا کر کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی۔

اس نے جیسے ہی فلیٹ کے سامنے کار روکی وہ اتر کر اندر چلی گئی تو وہ بھی کار کو پارک کر کے اندر داخل ہو گیا۔

وہ دروازہ بند کر کے کمرے میں آیا تو عائزہ چوڑیاں اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"تم اتنے مہینوں سے مجھے نا جانے کس بات کی سزا دے رہے ہو، نا گھر والوں سے رابطہ رکھا ہے اور نہ ہی وہاں لے گئے ہو، اتنے مہینے ساتھ رہنے سے تو محبت ہو ہی جاتی ہے مگر تم تو ایک پتھر دل آدمی ہو، محبت کے بارے میں تمہیں کیا پتا۔ والدین اپنی اولاد کا بھلا ہی چاہتے ہیں اگر تایا ابو کی مرضی سے تم نے مجھ سے شادی کر لی تو پھر اس بات کو انا کا مسلئہ بنا کر کیوں ان سے بات چیت بند کی ہوئی ہے، اگر یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے تو تم ہمیشہ کے لیے مجھے چھوڑ دو اور ماہم سے شادی کر لو میں اس بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی۔" وہ آتش فشاں بنی غصے میں کہہ گئی تو وہ حیران ہو گیا۔

"میں تم سے پوچھ کر کچھ نہیں کروں گا اور رہی بات چھوڑنے کی تو تمہارا نام ہمیشہ میرے نام سے جڑا رہے گا چاہے میں دوسری شادی کروں یا نہیں۔" اس نے غصے میں کہا۔

"جب تم مجھے اپنی بیوی مانتے ہی نہیں ہو تو میرے نام سے جڑا اپنا نام مٹا دو، ویسے میں نے بھی کبھی تم جیسے آدمی سے شادی کرنے کا سوچا نہیں تھا۔" وہ اسے ڈھکے چھپے لفظوں میں بہت کچھ کہہ گئی تھی۔

"کیا مطلب ہے تم کسی اور سے محبت کرتی ہو؟" وہ غصے میں پھنکارا تھا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔" وہ کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ وہ غصے میں بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔ وہ سچ ہی تو کہہ کر گئی تھی گھر والوں سے رابطہ نہ رکھ کر وہ انھیں سزا ہی تو دے رہا تھا۔

****

وجدان کبھی کبھار سکینہ بیگم سے بات کر لیتا تھا مگر عائزہ سے اس نے کبھی بات نہیں کروائی تھی وہ اس کو کئی بار کہہ گئی تھیں کہ اسلام آباد واپس آؤ مگر وہ ضد کر کے نہیں گیا۔

سجاد صاحب اور فائزہ بیگم کو عائزہ کی فکر کھائے جا رہی تھی، سب اپنے کام میں مصروف ہو گئے تھے۔

رومان اور سائرہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش تھے، سائرہ ماں بننے والی تھی جس کی وجہ سے سب اس کا بہت خیال رکھتے تھے۔ کچھ دنوں قبل ہی اس نے وجدان سے بات کی تھی، اپنی دوست جس سے بات کئے بغیر وہ رہ نہیں سکتی تھی اب اس سے بات کرنے کو ترس گئی تھی۔

صائم جو ہر بات پر سب کو تنگ کرتا تھا اب سنجیدگی اختیار کر گیا تھا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

*****

دن گزر گئے پتا ہی نہیں چلا، عید میں پانچ دن رہ گئے تھے جبکہ اس نے ابھی تک شاپنگ نہیں کی تھی اس نے وجدان سے کہا بھی نہیں تھا کہ اسے بازار لے کر جائے، اپنوں کے بغیر عید کی خوشی کہاں ہوتی ہے۔

وہ واڈروب کے سامنے کھڑی کپڑے رکھ رہی تھی جب وجدان کمرے کے اندر داخل ہوا۔

"تم تیار ہو جاؤ، عید کی شاپنگ کرنے جانا ہے۔" اس نے خود پر پرفیوم چھڑکتے ہوئے کہا تو وہ واڈروب کا دروازہ بند کر کے اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"تمہیں جو پسند آئے لے کر آنا، میں نہیں جاؤں گی۔" اس نے بے دلی سے کہا تو وہ چھبتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے، تیار ہو کر باہر آجاؤ۔" وہ تلخ لہجے میں کہہ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ غصے میں پیر پٹخ کر واشروم میں چلی گئی۔

وہ تیار ہو کر لاؤنج میں آئی تو وہاں پر ماہم پہلے سے بیٹھی ہوئی تھی، اسے دیکھ کر اس کا موڈ خراب ہو گیا، پہلے اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ وجدان سے بات کرتی ہے یاں پھر اس کے ساتھ گھومتی ہے مگر اب اسے دیکھ کر ہی اسے شدید غصہ آتا تھا۔ وہ سلام کر کے وجدان کے ساتھ کھڑی ہو گئی تو ماہم نے کڑے تیور لیے اسے دیکھا۔

"وجدان چلیں!" ماہم نے پوچھا تو وہ ان دونوں کو باہر آنے کا کہہ کر باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

عائزہ کار میں آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ وجدان ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"یہ میری جگہ ہے، تم جا کر پیچھے بیٹھ جاؤ۔" ماہم نے کار کا دروازہ کھول کر کہا۔

"میں یہی پر بیٹھوں گی، تم پیچھے بیٹھ جاؤ۔" عائزہ نے اس کی بات کا اثر لیے بغیر کہا تو اسے غصہ ہی آگیا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"وجدان اس سے کہو پیچھے جا کر بیٹھے۔" ماہم نے غصے میں لفظوں کو چباتے ہوئے کہا۔

"عائزہ تم بیک سیٹ پر بیٹھو، ماہم کو یہاں بیٹھنے دو۔" وجدان نے نرم لہجے میں کہا۔

"میں یہی پر بیٹھوں گی۔" عائزہ نے ضدی لہجے میں کہا۔

"جب تمہیں معلوم ہے وجدان کی زندگی میں تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے تو پھر تم جان بوجھ کر کیوں اس کے پیچھے پڑ رہی ہو۔" ماہم نے غصے میں چلاتے ہوئے کہا۔

"وجدان میرا شوہر ہے، تم کس حق سے یہ بات کہہ رہی ہو؟ کیا تم اس کی بیوی ہو؟" عائزہ نے بھی جواباً چلاتے ہوئے کہا تو وہ حیران کن نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھنے لگا۔

"وجدان تم دیکھ رہے ہو، اس کی زبان کیسے چل رہی ہے؟" ماہم نے روتے ہوئے کہا تو وہ کار سے باہر نکل کر اس کے پاس آیا اور اسے منانے لگا۔

"اپنی بیوی سے کہو مجھ سے معافی مانگے۔" اس نے اپنے نظر نہ آنے والے آنسوں کو صاف کرتے ہوئے کہا تو وجدان نے عائزہ کی طرف دیکھا۔

"عائزہ سوری کرو ماہم سے۔" اس نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیوں اس میک اپ کی دکان سے سوری کہوں، جو دوسروں کے شوہر پر ڈورے ڈالتی ہے۔" عائزہ نے غصے میں کہا اور کار سے نکل کر فلیٹ کی جانب بڑھ گئی۔

"تم نے سنا اس نے مجھے کیا کہا؟ آج تو میں اسے نہیں چھوڑوں گی۔" ماہم کہہ کر عائزہ کے پیچھے گئی اور اس کا رخ اپنی جانب کیا۔ اس سے پہلے کہ ماہم اسے تھپڑ مارتی عائزہ نے اس کا بازو پکڑ کر زور سے جھٹکا۔

"میں کب سے برداشت کر رہی تھی، اپنی بدتمیزی کو لے کر یہاں سے دفع ہو جاؤ۔" عائزہ نے انگشت شہادت اٹھائے اسے کہا اور اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ اپنی اتنی تذلیل پر وہ روتی ہوئی وہاں سے جانے لگی جب وجدان نے اسے روکا۔

"ماہم پلیز میری بات سنو۔" اس نے دھیمے لہجے میں کہا مگر وہ ان سنا کر کے چلی گئی، وہ غصے میں اندر کی جانب گیا تو عائزہ پر سکون ہو کر صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"تمہاری اتنی ہمت کہ تم نے ماہم سے بدتمیزی کی، نکلو! ابھی کے ابھی میرے گھر سے نکلو۔" وجدان نے غصے میں دھاڑتے ہوئے کہا تو وہ ڈر کر اسے دیکھنے لگی۔

"اس نے بھی تو میرے ساتھ بدتمیزی کی تھی، تو پھر میں کیوں گھر سے نکلوں؟" عائزہ نے صوفے سے اٹھ کر کہا۔

"وہ میری محبت ہے، اس لیے میں اسے کچھ نہیں کہہ سکتا۔" وہ غصے میں اسے باور کرواگیا۔

"میں تمہاری بیوی ہوں۔" اس نے تڑپ کر کہا تھا۔

"عائزہ مجھے اس وقت بہت زیادہ غصہ ہے، اس سے قبل کے میں کوئی برا قدم اٹھاؤں، میری نظروں کے سامنے سے چلی جاؤ۔" وجدان نے غصے میں دھاڑتے ہوئے کہا۔

"وجدان مجھے تم سے محبت ہوگئی ہے اور تم یہ سب کہہ کر مجھے اذیت دے رہے ہو۔" وہ آج اپنی محبت کا اظہار کر ہی گئی۔

"میں تم سے محبت نہیں کرتا، اس لیے میری زندگی سے چلی جاؤ۔" اس کی بات سن کر اسے سمجھ نہیں آیا کیا کہے، تبھی اس نے ماتھے کو مسلتے ہوئے کہا۔

"وجدان جس طرح تم مجھے اذیت دے رہے ہو، اللہ کرے تمہارے ساتھ بھی ایسا ہو۔" اس نے آنکھوں میں نمی لے کر روتے ہوئے کہا تو وہ اس کی جانب دیکھنے لگا۔

وہ اپنا پرس اٹھا کر روتی ہوئی فلیٹ سے باہر نکل گئی جبکہ وہ صرف اسے دیکھتا رہ گیا اور موبائل اٹھا کر ماہم کے پاس کال کرنے لگا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

******

وہ روتی ہوئی پیدل چلنے لگی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہاں جائے، وہ فلیٹ سے کچھ مسافت پر بنے پارک میں چلی گئی اور بینچ پر بیٹھ کر دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے رونے لگی، آج اسے اپنی اہمیت کا اندازہ ہو گیا تھا۔ اردگرد سے گزرتے لوگ اسے دیکھتے ہوئے جا رہے تھے، وہ اپنے آنسو صاف کر کے گہرے سانس لینے لگی۔

وہ کافی دیر وہاں بیٹھی رہی، شام ہونے کو تھی جب وہ اٹھ کر چلی گئی اور باہر آکر رکشے والے کو ریستوران چھوڑنے کا کہا اور رکشے میں بیٹھ گئی۔

******

"سکینہ ناجانے کیوں میرا دل گھبرا رہا ہے، میری بچی سے پوچھو وہ ٹھیک تو ہے نا؟" فائزہ بیگم نے کچن میں آکر بتایا۔

"چاچی آپ بیٹھیں اور فکر مت کریں، عائزہ بھائی کے ساتھ ہے اور بلکل ٹھیک ہوگی۔" سائرہ نے ان کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"میری بچی! اتنے مہینوں سے بات بھی نہیں ہوئی، میں رومان سے کہوں گی مجھے لاہور لے کر جائے میں عائزہ کو واپس لے کر آؤں گی۔" فائزہ بیگم نے نم آواز میں کہا۔

"فائزہ تم ابھی آرام کرو میں وجدان کے نمبر پر کال کرتی ہوں۔" سکینہ بیگم نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی کچن سے باہر چلی گئیں۔

"ماما! وجدان بھائی تو کال اٹھاتے ہی نہیں ہیں، بابا کو چاہیے تھا وہ وجدان بھائی کی پسند سے شادی کرواتے کم از کم عائزہ تو ہم سے دور نہیں جاتی۔" سائرہ نے آہستہ سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کیا پتا تھا وجدان ہمیں چھوڑ کر چلا جائے گا، رومان کو دیکھو کیسے ہم سب کا خیال رکھتا ہے اور اس نے کبھی پلٹ کر دیکھا ہی نہیں ہے۔" سکینہ بیگم نے نمی میں گھلی آواز میں کہا۔

"ماما آپ تو مت روئیں، چاچی پہلے ہی پریشان ہیں۔" سائرہ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں فائزہ کے پاس جا رہی ہوں تم جب تک سموسے فرائے کرو۔" سکینہ بیگم کہہ کر باہر چلی گئیں جبکہ وہ کام کرنے میں مگن ہوگئی۔

****

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

اس نے ماہم کے نمبر پر کال کی مگر اس نے رسیو نہیں کی، تبھی اس کے موبائل پر کال آئی اسے کام کے لیے بلایا گیا تھا، وہ اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر باہر چلا گیا۔

اگلی صبح وہ کام سے واپس آ رہا تھا جب ٹریفک کی وجہ سے اس نے کار روکی، وہ شیشے سے باہر دیکھ رہا تھا جب اس کی بے ساختہ نظر ریستوران کے اندر داخل ہوتی ماہم پر گئی، وہ اسے منانے کی غرض سے کار کو سائیڈ پر پارک کر کے ریستوران کی طرف بڑھ گیا۔

وہ اندر داخل ہو کر کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی اور مسکراتی ہوئی اپنے سامنے موجود لڑکے سے بات کرنے لگی، اسے لڑکے سے مسکرا کر باتیں کرتے ہوئے دیکھ کر اسے غصہ ہی آ گیا۔

"ماہم تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" وجدان نے اس کی طرف آ کر پوچھا۔

"میری مرضی میں جہاں بھی جاؤں، تمہیں اس بات سے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔" ماہم نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم مجھ سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتی ہو اور مجھے اس بات سے فرق پڑتا ہے کہ تم کب اور کس کے ساتھ گھومتی ہو۔" وجدان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں بلکہ تم مجھ سے نکاح کرنا چاہتے تھے، اسامہ اب ہمیشہ کے لیے پاکستان آ گیا ہے، اس لیے میں بہت جلد اس سے شادی کروں گی۔" ماہم نے اپنے سامنے بیٹھے لڑکے کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماہم تم ایسا کیسے کر سکتی ہو؟ ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور تم کسی اور سے شادی کرنے کا کہہ رہی ہو۔" وجدان نے اس کی بات سن کر غصے میں کہا۔

"وجدان تم شادی شدہ ہو اور جا کر اپنی بیوی کے ساتھ زندگی گزارو، پہلے اسامہ اور میری آپس میں لڑائی ہو گئی تھی اس لیے میں نے تم سے شادی کرنے کا کہا تھا مگر اب ہم دونوں کی صلح ہو گئی ہے، اس لیے تم میری زندگی سے چلے

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

جاؤ۔" ماہم نے پر سکون ہو کر کہا تو وہ غصے میں دونوں مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا، اس کے لیے وہ اپنوں کا دل دکھاتا آیا تھا اور وہ ایک لمحے میں اسے سب بھولنے کا کہہ رہی تھی۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔" اس نے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔

"مگر میں صرف اسامہ سے محبت کرتی ہوں۔" ماہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے میرے جذبات سے کھیلا ہے اور اب کہہ رہی ہو کہ تم کسی اور سے محبت کرتی ہو، دل تو کر رہا ہے تمہاری جان لے لوں، تمہاری وجہ سے میں اپنے سگے رشتوں سے دور ہو گیا، ماہم جس طرح تم نے مجھے دھوکا دیا ہے میری بدعا ہے کہ کوئی تمہیں بھی اسی طرح دھوکہ دے۔" وہ اسے کہہ کر شکستہ قدموں سے چلتا ہوا کار کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ اسامہ کی طرف دیکھنے لگی جو غصے میں اسے گھور رہا تھا۔

"کسی کا گھر برباد کرتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آئی؟" اسامہ نے غصے میں اس سے پوچھا۔

"سوری!" اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

"سوری کہنے سے سب کچھ ٹھیک تو نہیں ہو جاتا، مجھے معلوم نہیں تھا تم ایک دھوکے باز لڑکی ہو۔" وہ افسوس بھرے لہجے میں کہہ کر وہاں سے چلا گیا تو وہ اس کے پیچھے گئی مگر وہ اس کی بات کو ان سنا کرتا ہوا کار میں بیٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔

*****

وجدان غصے میں آ کر کار میں بیٹھا اور کار کو گھر کے راستے پر ڈرائیو کر گیا، تبھی اسے عائزہ کا خیال آیا وہ کل دوپہر کو اسے گھر سے نکال چکا تھا، اور اسے وہ اب تک یاد نہیں تھی، اس کے بارے میں سوچ کر اس کے ماتھے پر پسینہ آنے لگا۔

وہ تو یہاں کے راستوں سے بھی واقف نہیں تھی۔ اگر اس کے ساتھ کچھ برا۔۔۔؟ اس سے آگے وہ کچھ سوچ ہی نہ سکا۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

مختلف قسم کی سوچوں نے اسے اپنے گھیرے میں لے لیا۔

اس نے فلیٹ کے سامنے کار روکی اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو کر عائزہ کو آوازیں لگانے لگا مگر وہ تو وہاں پر تھی ہی نہیں۔

وہ دونوں ہاتھوں کو سر پر رکھے صوفے پر بیٹھ گیا تبھی اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی۔ فیضان کے نمبر سے کال تھی، اس نے جیسے ہی کال اٹینڈ کی اس طرف سے بتائی گئی بات سن کر اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، اس کی وجہ سے وہ تکلیف میں تھی۔ وہ کار کی چابی اٹھا کر باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

*****

عائزہ نے ریستوران میں افطاری کی تھی، اسے فکر لاحق ہونے لگی وہ اس وقت کہاں جائے۔ وہ اپنی ہی پریشانیوں میں روڈ سے گزر رہی تھی جب سامنے سے آتی کار نے اسے ٹکر مارا۔

ایک بلند چیخ اس کے حلق سے برآمد ہوئی اس کے بعد خاموشی چھا گئی۔ ارد گرد کے لوگ اس کے آس پاس جمع ہونے لگے، فیضان افطاری کرنے کے بعد کام سے باہر آیا تھا جب لوگوں کا ہجوم دیکھ کر اسی طرف چلا آیا۔

اپنے سامنے عائزہ کو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی، وہ لوگوں کو اس سے دور کرتا ہوا اسے سہارا دے کر کار کی جانب بڑھ گیا۔

"عائزہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ اور وجدان کہاں ہے؟" اس نے کار میں بیٹھنے کے بعد اس سے پوچھا۔ وہ نیم بیہوش تھی۔

"اس نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔" اس نے صرف یہی کہا۔

فیضان نے فاسٹ ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اس کے ماتھے اور ٹانگوں پر چوٹ آئی تھی، اس کی بات سن کر اسے سارا معاملہ سمجھ آیا۔ وجدان اس سے اکثر ماہم سے شادی کرنے کی باتیں کرتا تھا۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

ہسپتال کے سامنے کار روک کر اس نے جھجھکتے ہوئے اسے سہارا دیا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔ ہسپتال میں ہجوم کم ہونے کی وجہ سے اسے جلدی روم میں لے جایا گیا۔ ڈاکٹر سے بات کر کے اس نے موبائل نکال کر اپنے گھر بتایا اور بینچ پر بیٹھ گیا۔ تبھی اس نے وجدان کے پاس کال کی مگر اس کا نمبر بند جا رہا تھا، اسے اس پر غصہ تو بہت آیا جسے مشکل سے اس نے ضبط کیا۔

رات بارہ بجے کے قریب عائزہ کو ہوش آیا تھا۔ فیضان کی فیملی بھی وہاں آچکی تھی۔ اقراء نے اس سے اکیلے جانے کی وجہ پوچھی تو اس نے رونا شروع کیا اور اسے سب کچھ بتا دیا۔ ڈاکٹر نے ان سب کو باہر جانے کا کہا تا کہ وہ آرام کر سکے تو اقراء اس کے ساتھ بیٹھ گئی جبکہ باقی سب باہر چلے گئے۔

اگلی صبح فیضان نے وجدان کو کال کی تو فوراً ہی اٹھا لی گئی، اسے عائزہ کے بارے میں بتا کر وہ ڈاکٹر سے ڈسچارج کا پوچھنے گیا۔

*****

"عائزہ کہاں ہے؟" وجدان نے اندر داخل ہو کر بے تابی سے پوچھا تو سب اس کی طرف دیکھنے لگے، وہ کچھ دیر قبل ہی گھر آئے تھے۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تم سے مطلب وہ جہاں بھی ہو؟ تم جا کر ماہم کو مناؤ۔" فیضان نے تلخ لہجے میں کہا تو اسے رومان یاد آیا وہ بھی عائزہ کی وجہ سے اس سے یوں تلخ ہو جاتا تھا۔

"وہ میری بیوی ہے شاید تم یہ بات بھول رہے ہو۔" وجدان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بہت جلدی یاد آگیا ہے وہ تمہاری بیوی ہے، میں کیا سوچ رہا تھا رومان کو کال کر کے کہوں اپنی بہن کو لے کر جاؤ۔" اس سے قبل کے وہ آگے بھی کچھ کہتا وجدان نے اسے کالر سے جکڑا۔

"خبردار! جو تم نے ایسا کچھ کیا، میں بھول جاؤں گا تم میرے دوست ہو۔" وجدان نے غصے میں چلاتے ہوئے کہا۔

"آپ دونوں آہستہ سے بات کریں، عائزہ کے سر میں پہلے ہی درد ہو رہا ہے۔" اقراء نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"عائزہ کہاں ہے؟" اس نے اقراء سے پوچھا تو اس نے ڈرائنگ روم کا بتایا۔ وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہوا روم کی جانب بڑھ گیا۔

"عائزہ! تم ٹھیک تو ہو ناں؟" وجدان نے اندر داخل ہو کر اس سے پوچھا۔ اس کے ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"مجھے ماما، بابا کے پاس جانا ہے۔" اس نے وجدان کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں وہاں بھی لے کر جاؤں گا، تم ابھی اپنے گھر چلو۔" وجدان نے اسے منانا چاہا۔

"مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا، یہاں سے چلے جاؤ۔" عائزہ نے چیختے ہوئے کہا۔

"پلیز مجھے معاف کر دو مگر یوں مجھ سے ناراض نہ ہو، میں پہلے ہی اپنوں سے دور آ کر اپنی غلطی پر نادم ہوں اگر تم بھی ناراض ہو گئی تو میں برداشت نہیں کر پاؤں گا۔" اس نے غمگین لہجے میں کہا۔

"وجدان چوہدری تم نے سب کچھ ختم کر دیا، تم ہمارے اپنوں سے مجھے دور لے کر آئے جبکہ تمہیں معلوم بھی تھا بابا ہارٹ پیشنٹ ہیں۔ ماما۔ وہ تو چھوٹی باتوں پر پریشان ہو جاتی ہیں، تایا ابو، تائی امی سب کا دل دکھا کر تم یہاں آئے ہو، مجھے تم جیسے خود غرض اور انا پرست انسان کے ساتھ نہیں رہنا۔" عائزہ نے روتے ہوئے کہا اس کے سر میں درد ہونے لگا تھا۔

"تم مجھے ایک موقع دے دو، میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں کبھی بھی شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔" وجدان نے منت بھرے انداز میں کہا۔

"مجھے کچھ بھی نہیں سننا پلیز یہاں سے چلے جاؤ۔ میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔" اس نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر روتے ہوئے کہا تو وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

عائزہ نے خود پر قابو پاتے ہوئے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔

******

وجدان وہاں سے نکل کر کار میں آیا اور فاسٹ ڈرائیونگ کرتا ہوا کار کو انجان راستوں پر گھماتا رہا، اسے اب پچھتاوا ہو رہا تھا اپنا حاصل ہونے کے باوجود وہ کیوں لا حاصل کے پیچھے بھاگتا رہا۔ وجاہت صاحب کے کہے گئے الفاظ اس کے ذہن میں گردش کرنے لگے۔

"وجدان ہم نے بہت پہلے ہی عائزہ اور تمہاری بات طے کی تھی، اگر تم نے اس غیر لڑکی سے شادی کی تو ہم تم سے سارے تعلقات توڑ دیں گے۔" وجاہت صاحب نے غصے میں اسے باور کروایا۔

عائزہ اور اس کی بات بہت پہلے سے ہی طے تھی یہ سوچ کر اس لمحے میں بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی یعنی اس کے پاس ایک موقع تھا۔ وہ مسکراتا ہوا کار کو فیضان کے گھر کی جانب ڈرائیو کر گیا۔

******

عائزہ ان سب کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی جب وجدان نے اندر داخل ہو کر سلام کیا۔

فیضان کی والدہ سمیت سب نے سلام کا جواب دیا۔

"آنٹی آپ ہی عائزہ سے کہیں میرے ساتھ گھر چلے نہیں تو میں ماہم سے نکاح کرنے جا رہا ہوں۔" وجدان نے ان سب کی طرف دیکھ کر کہا۔

"آنٹی آپ نے سنا اس نے کیا کہا ہے، یہ صرف اس میک اپ کی دکان کی باتیں کرتا رہتا ہے، مجھے اس کے ساتھ نہیں جانا۔" عائزہ نے صوفے سے اٹھ کر کہا۔ اس کے پاؤں میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

"تم جاکر اس لڑکی سے نکاح کرو، میری بہن یہی ہو گی۔" فیضان نے تلخ لہجے میں کہا تو وہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"تمہاری بہن کو منانے ہی آیا ہوں، اسے کہو آخری موقع دے، اب جو یہ کہے گی میں وہی کروں گا، اس پر اپنا کوئی بھی فیصلہ مسلط نہیں کروں گا۔" وجدان نے منت بھرے انداز میں کہا تو سب عائزہ کی جانب دیکھنے لگے۔

"اس نے ماما اور گھر والوں کے سامنے بھی یہی کہا تھا یہ میرا خیال رکھے گا مگر یہ نہ مجھے روزانہ آئسکریم کھلانے لے جاتا ہے بلکہ اپنی اس میک اپ کی دکان کے ساتھ گھومتا ہے اور جب وہ اس سے ناراض ہو گئی ہے تو مجھے لینے آگیا ہے۔" عائزہ نے اپنی عادت کے مطابق منہ بناتے ہوئے کہا تو سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔

"اب اس سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا، نہ ہی اس کے ساتھ گھومنے جاؤں گا، تم جب بھی کہو گی تمہیں آئسکریم پالر لے کر جاؤں گا، مگر تم ایک بار مان جاؤ۔" وجدان نے اس کے سامنے جاکر گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مگر میری بھی ایک شرط ہے۔" عائزہ نے پرسوچ انداز میں کہا۔

"کون سی شرط؟" وجدان نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"ہم اب یہاں پر رہائش نہیں کریں گے، اسلام آباد جائیں گے اور عید اپنوں کے سنگ منائیں گے۔" عائزہ نے نم آواز میں کہا۔

"مجھے تمہاری شرط قبول ہے، ہماری خوشی اپنوں میں ہے، اور ہم ان کے ساتھ ہی رہیں گے۔" وجدان نے کہا۔

"تم نے میری بہن کو منا ہی لیا، اب اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے چاہیے ورنہ میں وجاہت انکل اور سجاد انکل کے پاس آکر تمہاری شکایت لگاؤں گا۔" فیضان نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو؟" وجدان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"دھمکی نہیں وارننگ دے رہا ہوں۔" فیضان نے مسکراتے ہوئے کہا تو وجدان اس سے بغلگیر ہوا۔

عائزہ سب سے ملنے کے بعد وجدان کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوئی، سب نے ان کی خوشیوں کی دعا کی۔

****

"وجدان مجھ سے چلا نہیں جارہا۔" وہ گھر آکر کچن میں چلا گیا جبکہ عائزہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

وہ کچن میں کھڑا افطاری بنارہا تھا جب عائزہ اٹھ کر اس کے پاس جانے لگی مگر اسے اپنے پاؤں میں درد کا احساس ہوا تو وہ کراہ اٹھی۔

"تم بیٹھی رہو افطاری کے بعد ڈاکٹر کے پاس جائیں گے۔" وجدان نے کچن سے باہر آکر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم موبائل دو مجھے گھر والوں سے بات کرنی ہے۔" عائزہ نے اداس لہجے میں کہا۔

"تم ابھی ان سے بات نہیں کرسکتی ہو۔" وجدان نے مصروف انداز میں کہا۔

"کیوں؟" اس نے غصے میں پوچھا۔

"ہم چاندرات کو جاکر انھیں سرپرائز دیں گے۔" وجدان نے بتایا۔

"ٹھیک ہے۔" اس نے خوش ہو کر کہا۔

"اچھا میں سموسے فرائے کرنے جارہا ہوں۔" وجدان نے کچن میں جاتے ہوئے کہا تو وہ صوفے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

******

عائزہ کا خیال رکھنے کی وجہ سے وہ اب ٹھیک ہو گئی تھی، وجدان نے اسے عید کی شاپنگ کروائی اور گھر والوں کے لیے بھی شاپنگ کی تھی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

پاکستان میں جیسے ہی چاند نظر آیا وہ اسلام آباد کے لیے روانہ ہو گئے۔

عائزہ کے چہرے سے خوشی چھلک رہی تھی۔ اپنوں سے ملنے کی خوشی کوئی ان سے پوچھے جو دیارِ غیر میں رہتے ہیں یاں پھر ان سے پوچھے جو اپنی نوکری کی وجہ سے گھر سے دور رہتے ہیں اور چاند رات کو عید اپنوں کے سنگ منانے کے لیے اپنے شہر جاتے ہیں۔ اس وقت عائزہ کی خوشی بھی ان ہی لوگوں کی طرح تھی۔ وجدان نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ اسے اس بات پر یقین تھا کہ عائزہ کے ساتھ رہتے ہوئے اسے اس سے محبت ہو جائے گی۔

جیسے ہی چوہدری ہاؤس کے سامنے کار رکی وہ مسکراتی ہوئی کار سے باہر نکل گئی۔

وجدان نے سفری بیگ کار سے نکالے اور اس کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گیا۔

"کون ہے؟" اس نے جیسے ہی دروازہ بجایا صائم نے پوچھا۔

"موٹے تمہاری بہن ہوں۔" عائزہ نے مسکراتے ہوئے بتایا تو صائم نے دروازہ کھولا۔

"عائزہ!" وہ چلا کر اسے دیکھنے لگا۔

"سائرہ!"

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

عائزہ نے بلند آواز میں اسے بلایا تو سب اپنے کمروں سے نکل کر باہر آئے۔

"عائزہ تم؟" سائرہ نے بے یقینی سے کہا۔

"تم ٹھیک تو ہو ناں؟" فائزہ بیگم نے پوچھا تو اس نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کے بعد وہ سب سے ملی جبکہ وجدان سب سے ملنے کے بعد وجاہت صاحب کے پاس آیا۔

"بابا مجھے معاف کر دیں، مجھے اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ بعض دفعہ والدین کے کئے گئے فیصلے ہی اولاد کے حق میں بہتر ثابت ہوتے ہیں۔ پہلے مجھے اس بات کی سمجھ نہیں تھی۔ اس نے وجاہت صاحب کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر روتے ہوئے کہا تو انہوں نے اسے گلے سے لگا یا۔

"تم نے مجھے بہت تنگ کیا ہے، ہر روز انتظار کرتا تھا شاید تمہاری کال آجائے، میری نظریں تمہارے آنے کی منتظر تھیں اور آج میری آنکھوں کا انتظار ختم ہو گیا ہے۔" وجاہت صاحب نے نم آواز میں کہا تو سب کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"تایا ابو اب ہم آگئے ہیں اور کہیں نہیں جائیں گے۔" عائزہ نے کہا تو وہ مسکرانے لگے۔

"اب وجدان یہاں سے نہیں جائے گا۔" انہوں نے کہا تو سب خوشی سے وجدان کی طرف دیکھنے لگے جو مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔

"ماما! چاند نظر آگیا ہے اور میں نے ابھی تک مہندی نہیں لگوائی۔" عائزہ نے منہ کے زاویے بناتے ہوئے کہا۔

"تم ابھی جا کر آرام کرو بعد میں سائرہ سے مہندی لگوانا۔" فائزہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماما میں ابھی مہندی لگواؤں گی تاکہ میری مہندی کا رنگ تیز آئے۔" اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو اس کی بات پر سب مسکرانے لگے۔

سائرہ مہندی لے کر آئی اور اسے لگانے لگی۔

"تم نے پالر سے مہندی لگوائی ہے؟" عائزہ نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"ہاں رومان کے ساتھ گئی تھی۔" سائرہ نے شرماتے ہوئے بتایا۔

"میں رومان بھائی نہیں ہوں جو مجھ سے شرما رہی ہو۔" عائزہ نے اسے چھیڑنے کے انداز میں کہا۔

"کیا مسلئہ ہے؟"اس نے غصے میں اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"اس بات کو چھوڑو اور بتاؤ میں پھوپھو بننی والی ہوں کیا؟"عائزہ نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

عائزہ کو مہندی لگانے کے بعد اس نے سکینہ بیگم اور فائزہ بیگم کو مہندی لگائی جبکہ باقی سب اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔

"ماما بھوک لگ رہی ہے؟"عائزہ نے ان کی طرف دیکھ کر کہا تو انہوں نے صائم کو بلا کر کچن میں بھیجا۔

"عائزہ کافی وقت ہو گیا ہے سو جاؤ۔"وجدان نے سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر اسے کہا۔

"مجھے ابھی نیند نہیں آ رہی۔"اس نے صائم سے بریانی کی پلیٹ لیتے ہوئے کہا تو وہ کچھ دیر وہاں کھڑے رہنے کے بعد کمرے میں چلا گیا۔

"عائزہ تم کمرے میں چلی جاؤ باقی باتیں کل کر لینا۔"سکینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تائی امی مجھے سائرہ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں میں بعد میں چلی جاؤں گی۔"عائزہ نے بریانی کھاتے ہوئے کہا۔

"جب شوہر کچھ کہے تو اس کی بات ماننی چاہیے، چلو اب جلدی سے جاؤ۔"سکینہ بیگم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ کمرے میں چلی گئی جبکہ وہ تینوں مسکرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں۔

وہ کمرے میں آئی تو وجدان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔وہ بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی تو وجدان نے اس کی طرف دیکھا۔

"میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور تم ابھی آئی ہوں۔"وجدان نے شکوہ کیا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اتنے مہینوں کے بعد میں سب سے ملی ہوں، ان سب کے ساتھ مجھے ڈھیر ساری باتیں کرنی ہیں مگر تائی امی نے کہا کہ کمرے میں جاؤ اس لیے آگئی ہوں اور تم پھر بھی ناراض ہو رہے ہو۔" عائزہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔" اس نے کہا۔

"وجدان یہ دیکھو میں نے تمہارا نام بھی لکھوایا ہے، مگر تم تو مجھ سے محبت نہیں کرتے تو پھر میری مہندی کا رنگ تیز کیسے آئے گا۔" عائزہ نے اپنے ہاتھ دکھاتے ہوئے کہا تو وہ کچھ دیر خاموش ہو گیا۔

"عائزہ! میں جانتا ہوں میں نے جانے انجانے میں تمہارا بہت دل دکھایا ہے، مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ ماہم ایک دھوکے باز لڑکی ہے، وہ میرے جذبات کے ساتھ کھیل رہی ہے، اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا تو میں کبھی بھی بابا سے ناراض ہو کر اپنا گھر چھوڑ کر نہیں جاتا اور خوشی سے تم سے شادی کر لیتا، مجھے اسی دن پتا چلا ماہم کسی اور سے محبت کرتی ہے اور میرے ساتھ وقت گزار رہی تھی، پھر مجھے اس بات کا احساس ہوا میری محبت صرف تمہارے لیے ہونی چاہیے، کیونکہ تمہارا اور میرا رشتہ بہت پہلے سے طے تھا، پلیز اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دو۔" وجدان نے کہا۔

"یہ انجینیئر صاحب ہے یا فقط میرا خواب ہے؟" اس نے حیرت کے سبب پوچھا۔

"عائزہ!" اس نے نا سمجھی سے کہا تو عائزہ کا قہقہہ کمرے میں گونجا جبکہ اس کی بات سمجھ آنے پر اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی۔

******

"وجدان اٹھ جاؤ۔" عائزہ نے کہا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ گیا۔

"کیا ہوا؟" اس نے پوچھا۔

"عید مبارک!" عائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وجدان نے اس کی طرف دیکھا۔

وہ لال رنگ کی گھیر دار فراک پجامہ زیب تن کئے، کندھے پر ڈوپٹہ رکھے، میک اپ کئے، ہاتھوں میں لال رنگ کی چوڑیاں پہنے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔

"تم اتنا جلدی تیار بھی ہو گئی۔" وجدان نے ستائشی نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے سب سے عیدی لینی ہے، اس لیے جلدی تیار ہو گئی ہوں۔" عائزہ نے مسکراتے ہوئے بتایا اور کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ وہ فریش ہونے چلا گیا۔

******

وہ لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی جب سائرہ بھی وہاں آئی۔

تبھی وجاہت صاحب اندر داخل ہوئے تو وہ دونوں ان کے پاس گئیں۔

"عید مبارک! ہماری عیدی دیں۔" ان دونوں نے وجاہت صاحب سے ملنے کے بعد کہا تو انہوں نے مسکرا کر ان کے سر پر ہاتھ رکھا اور جیب سے دو پانچ ہزار کے نوٹ نکال کر ان دونوں کو دیے۔

"تایا ابو آپ نے مجھے ایک ہزار عیدی دی ہے، اور ان کو پانچ ہزار۔۔۔۔ یہ سراسر چیٹنگ ہے۔" صائم نے اندر داخل ہو کر کہا۔

"تم جب بڑے ہو جاؤ گے تو تمہیں بھی زیادہ عیدی ملے گی۔" سائرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تبھی عائزہ نے سجاد صاحب اور رومان سے عیدی لی اور وجدان کے پاس گئی۔

"میری عیدی؟" اس نے اپنے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتے ہوئے کہا۔

"شاپنگ جو کروائی ہے۔" اس نے تنگ کرنے کی غرض سے کہا۔

"تایا ابو! وجدان مجھے عیدی نہیں دے رہا۔" اس نے بلند آواز میں کہا تو سب ہنسنے لگے۔

"وجدان میری بیٹی کو اس کی عیدی دو۔" وجاہت صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے جیب سے پانچ سو کا نوٹ نکال کر اسے دیا۔

"صرف پانچ سو روپے! مجھے زیادہ عیدی چاہیے۔" اس نے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے کہا۔

"پانچ سو روپے کم نہیں ہوتے۔" اس نے مسکرا کر کہا اور صائم سے بات کرنے لگا۔

"تمہارے بھائی نے مجھے صرف ایک ہزار روپے عیدی دی ہے۔" سائرہ نے منہ کے زاویے بناتے ہوئے اسے بتایا۔

"میرے بھائی نے پھر بھی زیادہ عیدی دی ہے، جبکہ تمہارے کنجوس بھائی نے مجھے پانچ سو روپے دیے ہیں۔" عائزہ نے وجدان کی طرف دیکھ کر بتایا۔

سکینہ بیگم کے بلانے پر وہ دونوں ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھ گئیں۔

سکینہ بیگم نے ٹیبل پر سویاں، شیر خورمہ، مٹھائی، قورمہ، نان رکھے اور صائم سے کہا سب کو بلا کر آئے۔

وہ سب آکر بیٹھے اور کھانا شروع کیا۔

"ماما میں نے آپ کے اور چاچی کے کھانے کو بہت مس کیا، کاش آپ اپنی بیٹی کو بھی اس طرح کھانا بنانا سکھاتی۔"

وجدان نے کہا۔

"تائی امی اسے سمجھائیں۔" عائزہ نے غصے میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"خاموشی سے کھانا کھاؤ۔" سجاد صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مذاق کر رہا ہوں، ناراض تو مت ہو۔" وجدان نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں پھر تم ہمیں باہر لے کر جاؤ گے۔" عائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔

"تمہیں گھومنے کے علاوہ اور کچھ آتا بھی ہے؟" صائم نے اسے چڑاتے ہوئے پوچھا۔

"تم چپ رہو موٹے۔" عائزہ نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کر سائرہ کے ساتھ کمرے میں چلی گئی۔

وہ سائرہ سے باتیں کرنے کے بعد کمرے میں آئی تو وجدان صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا، وہ اس کے سامنے کھڑی ہو گئی تو وجدان نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"تم نے بتایا نہیں میں کیسی لگ رہی ہوں؟ اور میری عیدی دو؟" عائزہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اچھی لگ رہی ہو۔" وجدان کہہ کر موبائل میں مصروف ہو گیا۔

"تم موبائل میں مصروف رہو، میں رومان بھائی کے ساتھ ماموں کے گھر جا رہی ہوں۔" وہ کہہ کر جانے لگی جب وجدان نے اسے روکا۔

"کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔" اس نے کہا۔

"تو پھر میری عیدی دو؟" اس نے منہ بسور کر کہا۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ بیڈ کی طرف گیا اور سائیڈ ٹیبل سے بوکس اٹھا کر آیا۔

"تمہاری عیدی۔" وجدان نے نیکلس کا بوکس کھولتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سو مچ وجدان!" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تم سے محبت تو نہیں ہوئی، ہاں مگر تم مجھے اچھی لگتی ہو، تمہارے اداس ہونے سے مجھے فرق پڑتا ہے، تمہاری مسکراہٹ مجھے اچھی لگتی ہے۔" وجدان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرانے لگی۔

"وجدان آج کا دن ہمارے اپنوں کا ہے، چلو عید اپنوں کے سنگ مناتے ہیں۔" عائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ کمرے سے باہر چلی گئی۔ عید کا مزہ تو اپنوں کے سنگ ہی ہوتا ہے، اور یہ عید ان سب کے لیے ڈھیر ساری خوشیاں لے کر آئی تھی۔

*****

ختم شد

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تم مجھے ایک برا انسان سمجھتی ہو نا۔ مجھے پہچاننے میں تم سے ذرا سی غلطی ہو گئی۔ میں صرف برا نہیں، ایک بدترین انسان ہوں۔" وہ گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے ایک ٹرانس میں کہہ رہا تھا۔ شراب گلاس سے باہر گرنے لگی تھی پر اسے تو جیسے ہوش ہی نہیں تھا۔ پھر اس نے وہ گلاس اٹھایا اور اسکی طرف دیکھا۔

وہ خوف سے اپنی جگہ پر سمٹی۔ "کیا کہہ رہی تھی تم؟ اس وقت تمہارا کوئی موڈ نہیں ہے مجھ جیسے شرابی کے منہ لگنے کا؟" وہ خود سے سوال کرتا، خود سے جواب دیتا اس کے قریب بیٹھا۔ "اور یہ کہ میں نشئی ہوں؟ آج تمہیں بھی شراب کی لذت چکھاؤں گا۔" اس نے گلاس منال کے منہ کے قریب کیا۔

☆☆☆

'کبھی تو تو بھی محبت کرے گا۔'

فاران احمد نے محبت کی تھی!

'تو بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہے گا۔۔'

اس نے بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔

اور پھر۔۔پھر وہ تجھے چھوڑ جائے گی۔'

اور پھر وہ اسے توڑ گئی۔

'پھر میں تیرے پاس آؤں گا۔ اور کہوں گا کہ دل پہ مت لے۔ وہ چلی گئی تو کیا ہوا، کوئی اور آجائے گی۔'

اسکے جانے کے بعد کوئی نہیں آیا۔ اس نے آنے ہی نہ دیا۔

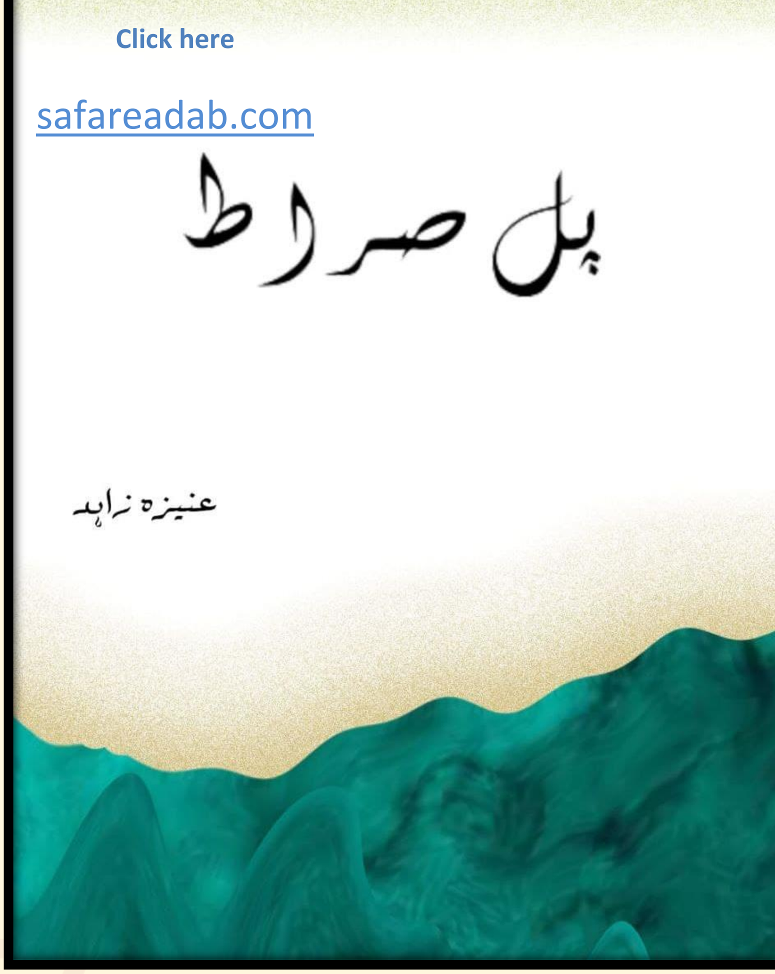

"یہاں دستخط کرو غازہ ! "کاغذ غازہ کے سامنے کرتے ہوئے انہوں نے کہا تو غازہ نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے اس اجنبی شخص کو دیکھا جس سے ابھی وہ چند گھنٹوں پہلے ملی تھی۔ ان چند گھنٹوں کی ملاقات نے اس شخص کو اس کا مختار بنا ڈالا تھا۔ زندگی میں پہلی بار قلم پکڑتے ہوئے غازہ کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے۔ وہ تو با آسانی قلم تھام کر شفاف کاغذ پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچ کر بہت سارے خاکے بنا لیا کرتی تھی، کچھ دھندلے ہوتے تو کچھ میں پہلی ہی جست میں جان موجود ہوتی۔

"تم رشتے کھونے سے ڈرتی ہو غازہ ! "سبیکہ کا چند روز قبل کہا گیا جملہ کان کے پردے پر ابھرا تھا۔

"سچ کہا تھا تم نے میں رشتے کھونے سے ڈرتی ہوں سبیکہ ! اور یہ نیا ادھورا رشتہ بھی شاید میں کھونے کے لیے ہی بنا رہی ہوں۔" دل میں اس کے کہے کا جواب دے کر اس نے کاغذ پر قلم گھسیٹا تھا۔ عجیب بات تھی وہ ایک کاروباری شادی کے لیے دلہن بنی ہوئی تھی۔

☆☆☆

"میری زندگی برباد کر کے تم یہاں سکون سے سو رہی ہو۔ شام سے مینو مجھے فون کر رہی ہے اور میں اس کا فون نہیں اٹھا رہا جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ میں اس سے بے وفائی کرنے پر بے حد شرمندہ ہوں۔ اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے کسی کو چاہا ہے اور تم زبردستی ایک بزنس ڈیل کی طرح میرے سر پر آ گئی ہو۔" وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا اپنے اندر کا سارا انتشار اس پر انڈیل رہا تھا۔ غازہ خاموشی سے بس اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسے واقعی ہی اس شخص پر ترس آیا تھا جس کی محبت آباد ہونے سے پہلے ہی اس کے باپ نے اجاڑ دی تھی۔ وہ بستر سے اتر کر اس کے نزدیک آئی تھی۔

"میں بہت تلخ ہو چکی ہوں کلیج ! جانتے ہو کیوں؟" اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی آہستگی سے کہا تھا۔

"کیونکہ اس دنیا اور معاشرے کی سفاکی آپ کو تلخ بنا دیتی ہے۔ اول تو مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تم کسی سے کمیٹڈ ہو اور بالفرض اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو تب بھی میں وہاں کچھ نہیں کر پاتی۔ میں یہ کاغذی تعلق تب بھی نہیں روک سکتی تھی۔ تمہاری مجرم میں نہیں ہوں کلیج ارسلان ! بلکہ اپنے مجرم تم خود ہو۔ مینو کے مجرم تم ہو جو محض اپنے باپ کی لالچ کے ہاتھوں اپنی محبت پر ایک کاغذی سوتن لے آیا۔" وہ سینے پر بازو لپیٹے انتہائی تلخی سے کہہ رہی تھی جبکہ کلیج بس حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"جانتے ہو میرے لیے اب محبت کیا ہے۔" وہ آنسوؤں کو بمشکل روکے ہوئے تھی۔ "م جس سے (ال) مالک شروع ہوتا ہے، ح جس سے (ال) حلیم شروع ہوتا ہے، ب جس سے (ال) باری اور ت سے تمنا (وہ جو اللہ سے کی جاتی ہے) شروع ہوتی ہے۔۔ بس یہی ہے میرے نزدیک محبت!" وہ ضبط کی انتہا پہ تھی۔ "ایک وقت تھا تم میری تمنا تھے مگر اب صرف ایک ہی تمنا ہے میری۔۔۔ اللہ۔۔۔ بس اللہ۔۔!" وہ رکی اور گہرا سانس لے کر بولی۔ "ایک بار بھابھی نے کہا تھا کہ ایک بار جو چڑھ جائے رنگِ حبِّ الٰہی تو اترتا نہیں۔۔۔! ہاں وہی رنگ چڑھ گیا ہے مجھے۔" وہ زید کی خاموشی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اب ایک آخری جملہ رہ گیا تھا کہنے کو۔ وہ ہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگی تھی کہ زید بولا۔ "تمنا تمہیں نہیں بھی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تمہارا ہوں، تمہارا تھا، اور تمہارا ہی رہوں گا۔ شوہر کی تمنا بھی ہوتی ہے بھلا کسی کو۔" وہ مسکرانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"شوہر کے غیر محرم ہونے میں بس ایک دستخط کی دیر ہوتی ہے۔" وہ سنگدل ہو چکی تھی۔ دوسری جانب زید کو دھچکا لگا تھا۔

☆☆☆

"مجھے سننے میں آیا ہے کہ تم کسی کو پسند کرتی ہو۔" اسے جھٹکا لگا کیا وہ جان گئے تھے۔ وہ ذرا بوکھلا گئی مگر جھوٹ وہ نہیں بولنا چاہتی تھی۔

"جی، مگر آپ سے کس نے کہا؟" اس نے لکھ ہی دیا۔

"وہ اہم نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس کا نام کیا ہے؟" وہ کچھ مزید بوکھلائی۔ اب کیا کرے؟

"میں نہیں بتا رہی۔ ابھی کچھ کنفرم نہیں ہے۔ میں ایسے تو نام نہیں بتا سکتی نا؟" اسے یہی جواب ٹھیک لگا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ یہ تاثر دے گی کہ وہ جو کوئی بھی ہے اس نے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔ اب جھوٹ ہے تو جھوٹ سہی۔ شرم سے تو بچ جائے گی نا۔

"ویسے تم نہ بھی بتاؤ تو میں جانتا ہوں وہ کون ہے۔" وہ گھبراہٹ میں پگھل رہی تھی جلتی موم کی طرح۔

اچھا اتنے پُریقین ہیں تو بتائیں نام؟" اس نے ڈرتے ڈرتے ٹائپ کیا۔

"میں جانتا ہوں تم مجھے ہی پسند کرتی ہو، آئمہ۔" وہ دم بخود رہ گئی۔ آخر وہ کیسے جان سکتے تھے؟ ور اگر وہ جانتے تھے تو کب سے جانتے تھے؟ وہ حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔

Click here
safareadab.com

Click here
safareadab.com

"اگر تمہاری مجھ سے شادی نہ ہوئی ہوتی اور تمہیں موقع ملتا تو کیا تم حسن خان کو اپنا لیتی؟"

رقیہ الجھ سی گئی۔ "میں سمجھی نہیں آپ کی بات کا مطلب۔"

وارث جان نے بہت سوچنے کے بعد سوال کا انداز بدل دیا۔ "تمہیں مجھ میں یا حسن خان میں سے کسی ایک کو چننا ہو تو کسے چنو گی؟"

رقیہ وارث کے اس سوال پر ناراض ہوگئی۔ "کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔ یہ کیسا عجیب سا سوال ہے۔۔ آپ شوہر ہیں میرے اور وہ کوئی نہیں میرا۔ بس ساتھ پڑھتا ہے اور اچھا کلاس فیلو ہے۔ اس کا آپ سے کیا مقابلہ بھلا!!"

وارث جان ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔ "رقیہ میں صرف اور صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر تم حسن خان کے ساتھ کو پا کر خوش رہ سکتی ہو تو۔۔۔" اس کے باقی ماندہ الفاظ اندر کہیں دب کر رہ گئے تھے۔ رقیہ جو وارث جان سے کبھی اونچی آواز میں بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس نے وارث جان کے گال پر زوردار تھپڑ مار دیا۔۔ اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ کیسے اس کا ہاتھ وارث پر اٹھ گیا۔۔

☆☆☆

"امبر تم نے کہیں رقیہ کو دیکھا ہے۔ مجھے گیٹ سے پتا چلا کہ رقیہ آچکی ہے۔" رقیہ کی حسن کی طرف بیک تھی۔ رقیہ مسکراتے ہوئے پلٹی اور حسن خان وہیں دل تھام کر کھڑا ہو گیا۔ "اف۔۔ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔" اس سے پہلے کہ حسن خان مزید کچھ اور کہتا رقیہ اس کی طرف بڑھی۔ حسن خان کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ آج وہ رقیہ کو پا لینے کے جنون سے آیا ہے۔ حسن خان کے ساتھ اس کی والدہ بھی تھیں۔ انہوں نے رقیہ کے لیے تعریفی جملے کچھ اس طرح کہے۔ "بہت خوبصورت ہو تم اور آج تو بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔ جانتی ہو آج حسن مجھے کیوں لایا ہے اپنے ساتھ؟؟" ابھی وہ مزید کچھ کہتیں کہ رقیہ نے مسکرا کر حسن کو مخاطب کیا۔

"حسن ان سے ملو میرے ہسبنڈ۔ سردار وارث جان۔" حسن کی آنکھیں پھٹ سی گئیں وہ بے اختیار بولا "کیا؟؟ کیا کہا ہے تم نے۔۔۔؟؟ کون ہے یہ؟؟۔۔۔ مطلب تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے ان کا؟؟؟"

ناول تم ساتھ چلو کی ایک جھلک

"اب میں کیا کروں رُش؟ وہ چلا جائے گا تو میں کیا کروں گی کیسے رہوں.." اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی کسی نے پیچھے سے اس کا فون اچک لیا وہ ہکی بکی سی پلٹی اور ششدر رہ گئی۔

"منیب کیا حرکت ہے یہ؟" چہرے پر سے آنسوؤں کے نشانات مٹاتے وہ بھڑک کر بولی مگر آواز کی نمی منیب سے مخفی نہ رہی تھی۔

"تو اس لئے بھاگ رہی تھیں مجھ سے تم.." وہ کال کاٹ چکا تھا، لہجہ نرم اور انداز تھکاماندہ تھا۔

"اپنی قیاس آرائیاں اپنے پاس رکھو تم اور میرا فون دو۔" اس نے سختی سے کہا۔

"بات سن لی تھی تو پوری سنتی.. تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں ایسے ہی چھوڑ کر چلا جاؤں گا؟" اس نے فون اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر رکھا، وہ فون لیتے ہی نکل جانا چاہتی تھی مگر منیب نے فون سمیت اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

آن دل ہی دل میں کلس اٹھی، وہ جانے کب سے اس کی ساری باتیں سن رہا تھا پتہ نہیں کیا کیا سن لیا تھا اس نے.. اففف اوپر سے وہ اسے روتے ہوئے بھی دیکھ چکا تھا۔ اسے خود پر بے پناہ غصہ آیا، کیا ضرورت تھی اس وقت ہندی فلموں کی ہیروئین بننے کی؟ وہ وہاں سے نکل جانا چاہتی تھی مگر ہاتھ اب بھی دھرمیندر مطلب ہمارے ہیرو منیب کی گرفت میں تھا اس نے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا لیکن ناکام رہی۔ اس کا سارا وجود دل بن کر دھڑک رہا تھا۔ عجیب و غریب محسوسات نے اسے اپنے قابو میں کیا ہوا تھا۔ وہ چاہ کر بھی وہاں سے ہل نہ سکی، نہ اپنا ہاتھ ہی اس کی گرفت سے چھڑا سکی تھی۔

"منیب ہاتھ چھوڑو میرا.." پست آواز میں اس احتجاج کیا۔

آنکھوں کے گوشے نم تھے، چھوٹی سی ناک گریہ و زاری سے چمک رہی تھی۔ چہرہ بھی سرخ سرخ سا تھا اور سونے پر سہاگہ منیب کی سنگت میں رخسار دہک اٹھے تھے۔ منیب نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا پھر مچان پر بیٹھ گیا اور اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا، اس کے بیٹھتے ہی وہ اس کا ہاتھ چھوڑ چکا تھا حالانکہ اس کا بدتمیز دل ایسا کرنا چاہتا تو نہیں تھا۔

"پوری بات بتاؤ مجھے کیوں رو رہی تھی، کیا کیا سنا تم نے اور کیا کیا پتہ ہے۔" وہ متوازن لہجے میں دریافت کر رہا تھا۔

آن نے اسے اتنا سنجیدہ اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ وہ کبھی سیریئس ہوتا بھی تو بس دو منٹ کے لئے پھر اس کا مخول دوبارہ شروع ہو جاتا تھا۔ اس کی یہ ہی عادت اور طبیعت کی وجہ سے آن اسے سیریئس نہیں لیتی تھی۔ اس کے نزدیک ہمسفر میں کچھ کچھ سنجیدگی بھی ہونی چاہیئے تھی ہر وقت کا ہنسنا زندگی بھی مذاق بنا دیتا ہے۔ وہ بغور اس کا یہ بدلا بدلا روپ دیکھتے ہوئے اس کے سوال کا جواب دینا بھلا بیٹھی تھی، منیب نے اس کے آگے چٹکی بجائی۔

"اوہ ہیلو بعد میں نہارتی رہنا مجھے پہلے جواب دو۔" وہ مسکرایا اور وہ جھینپ کر نگاہیں چرا گئی۔ بدتمیز کہیں کا!

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

اس نے اسے بتادیا اور وہ تحمل سے اس کی باتیں سنتا رہا۔ وہ بول چکی تو وہ چند ثانیے اسے دیکھتا رہا اس کی سمجھ نہیں آیا کہ وہ کہاں غلط تھی اور جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو اس پر ہی بھڑکنے لگی۔

"پہلے تم نے منگنی کی بجائے شادی کا شوشہ چھوڑا پھر تمہیں اچانک فارن سے ایم بی اے کا چسکا لگ گیا.. تم ایسے کیسے جاسکتے ہو منیب؟" اس عمل میں اس کے جذبات کس کس رنگ سے منیب پر آشکار ہو رہے تھے وہ خود بھی اس سے نہ آشنا تھی۔

"آن تمہیں یہ کیوں لگا کہ میں تمہیں چھوڑ کر باہر چلا جاؤں گا؟" اس کی باتوں نے اسے محظوظ تو کیا تھا مگر دنگ بھی سو وہ بے یقینی سے سوال کر رہا تھا۔

"تو کیا نہیں جا رہے تھے وہ سٹوپڈ ایم بی اے کرنے.."

وہ پھٹ پڑی۔

"جانا چاہتا ہوں.." اس کے الفاظ پر آن کی آنکھوں میں دوبارہ پانی جمع ہونے لگا۔ "لیکن تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔" وہ نرمی سے کہتے مسکرایا۔

"تو کیا ساتھ لے کر جاؤ گے۔" وہ تپ کر بولی اور اس کا اثبات میں ہلتا سر دیکھ گنگ سی ہو گئی۔

"چلو گی میرے ساتھ؟" اس نے پوچھا تو اس کی آنکھوں میں دنیا جہان کی امیدیں سمٹ آئی تھیں۔ وہ جواب دینے کی بجائے بے یقینی سے سر نفی میں ہلاتی اٹھی اور وہاں سے فرار ہو گئی۔

مکمل ناول فری میں پڑھنے کے لیے یہاں کلک کریں۔

safareadab.com

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کاروائی کی جا سکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب